ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اکتوبر 2017ء

چندہ عام کے بعد تحریک جدید کا چندہ سب سے زیادہ اہم ہے۔ یہ بڑی برکتوں کا حامل ہے۔ اس نے ابتداء ہی سے جماعت کی مالی قربانیوں پر حیرت انگیز طور پر اچھا اثر ڈالا ہے۔

(سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ، خطبہ جمعہ فرمودہ 5نومبر1993ء)

تحریکِ جدید کا مطالبہ سادہ زندگی

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔کیونکہ سادگی اختیار کرکے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے۔ ...

پھر شادی بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہوسکتی ہیں، مساجد کی تعمیر میں دیا جاسکتاہے اور کاموں میں دیا جاسکتاہے، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

(خطباتِ مسرور۔ جلد چہارم ، صفحہ ۵۵۳۔۵۵۴)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اکتوبر 2017ء جلد نمبر 46 شمارہ 10

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	تحریکِ جدید : حضور ایدہ اللہ کے خطباتِ جمعہ سے چند اقتباسات ازمکرم انیس احمد نفیس صاحب	6
☆	خلافت، ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت ازمکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب	8
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء کے موقع پر معزز مہمانوں کے خطابات	15
☆	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء ازمکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب	20
☆	علم تجوید کی اہمیت و برکات ازمکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب	25
☆	جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء : مستورات کے جلسہ گاہ کی روداد ازمحترمہ فرخ دلدار احمد صاحبہ	27
☆	میری پیاری والدہ محترمہ سعیدہ رفیق صاحبہ کا مختصر ذکر خیر ازمکرم اطہر احمد ورک صاحب	29
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31
☆	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

پروفیسر ہادی علی چوہدری

اعزازی مدیر

حسن محمد خان عارفؔ

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca
Tel: 905-303-4000 ext. 2241
www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ؕ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ o

(سورۃ البقرۃ 262:2)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَۃً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبْعُمِائَۃِ ضِعْفٍ۔

(سنن ترمذی ۔ باب فضل النفقۃ فی سبیل اللّٰہ بحوالہ حدیقۃ الصالحین ، صفحہ 697)

حضرت خریم بن فاتک ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ عَلَیْھَا حَتّٰی مَا تَجْعَلُ فِیْ فَمِ امْرَأَتِکَ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الایمان ، باب انما الاعمال بالنیۃ بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 698)

حضرت سعد بن وقاص ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ اگر اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں بھی ایک لقمہ ڈالو گے تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی

خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں اُن کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات (۷) خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (۱۰۰) دانے پیدا کر سکتا ہے یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور درحقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں۔ اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو تمام دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔

(چشمہ معرفت، دوسرا حصہ۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 170-171)

فرمایا: تعبیر الرؤیا میں مال کلیجہ ہوتا ہے۔ اس لئے خیرات کرنا جان دینا ہوتا ہے۔ انسان خیرات کرتے وقت کس قدر صدق ثبات دکھاتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ صرف قیل وقال سے کچھ نہیں بنتا، جب تک کہ عملی رنگ میں لا کر کسی بات کو نہ دکھایا جاوے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 155)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات

مرتبہ: وکالتِ علیا تحریکِ جدید ربوہ

خطبہ جمعہ فرمودہ 4/اگست 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یوکے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ ان دنوں میں دعاوں پر بہت زور دینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے اس جلسہ کو بابرکت فرمائے اور دشمن کے شر سے بچائے۔ مہمانوں کے اسلام میں بہت حقوق ہیں لیکن ساتھ ہی مہمانوں کی ذمہ داریاں بھی ہیں جن کو سب مہمانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ جب دونوں مہمان اور رضا کار اپنے حقوق پورے کریں گے تو جلسہ کامیاب ہوگا۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جلسہ کا اصل مقصد تقویٰ اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بڑھانا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے ایثار و قربانی کرنا ہے۔ پس یہ مقصد ہمیشہ سامنے ہونا چاہئے۔ جہاں تک غیر از جماعت مہمانوں کا تعلق ہے وہ کوئی بھی ہوں ان کی مہمان نوازی ہمیں پوری طرح اپنے وسائل کے مطابق کرنی چاہئے۔ لیکن احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے اس کو اپنے آپ کو دونوں میزبان اور مہمان سمجھنا چاہئے۔ اسی طرح جلسہ کامیابی سے منعقد ہوگا۔

یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام کرنے والے ہیں یہ ہمارے غلام نہیں ہیں بلکہ رضا کار ہیں۔ اس لئے ہمیشہ پیار سے بات کریں اور اگر آپ کا کام نہ ہو سکے تو اس کو خوشی سے قبول کریں۔ کارکنان کو ہر بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن احمدی مہمانوں کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکایت نہیں کرنی چاہئے بلکہ یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بننے اور برکات کے لئے اس جلسہ میں شامل ہوئے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے کھانے، پارکنگ، ٹرانسپورٹ، سکیورٹی وغیرہ کے حوالہ سے دونوں شاملین جلسہ اور کارکنان کو خاص ہدایات دیں۔ اور فرمایا کہ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں۔ جلسہ کی کاروائی کو سب غور سے سنیں۔ اور تمام تقاریر سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ جلسہ کی تقاریر کے علاوہ ریویو آف ریلیجنز کی جانب سے مختلف نمائشیں، علمی لیکچر وغیرہ سے بھی اپنے ذوق کے مطابق فائدہ اٹھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے یہ نہیں پسند کرتا کہ تقاریر کی ظاہری بناوٹ پر زیادہ زور دیا جائے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ہم جو کچھ کہیں خدا کے لئے کہیں۔ اور جو سنیں عمل کرنے کے لئے سنیں۔ مسلمانوں کے تنزل کی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ واعظین کو اخلاص سے نہیں سنا جاتا بلکہ ظاہری بناوٹ پر بہت زور ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ احمدی علماء بہت سے روحانی اور علمی مضامین ان تقاریر میں بیان کرتے ہیں جن سے ہم سب کو فائدہ اٹھانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جلسہ کے مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اگست 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والا ہے وہ اپنی اصلاح کا بھی عہد کرتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی برکت سے نوازا ہے۔ جس کے ذریعہ سے تمام احمدی تجدیدِ بیعت بھی کرتے ہیں۔ اس تجدید کے بعد ضروری ہے کہ شرائطِ بیعت کو سامنے رکھا جائے۔ تا کہ ہماری زندگی کے ہر پہلو میں ایک غیر معمولی بہتری پیدا ہو۔ لیکن ہم میں سے بہت سے ہیں جو ان میعاروں سے بہت دور ہیں۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ مثلاً شرائط بیعت میں شامل ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا، ظلم نہیں کرنا، نفسانی جوشوں سے مغلوب نہیں ہونا، تکبر نہیں کرنا، بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچانا ہے اور تکلیف نہیں دینی وغیرہ۔

پس ضروری ہے کہ ہم سب ان شرائط کی طرف توجہ دیں۔ ہم میں سے اکثر ان باتوں کو مانتے تو ہیں لیکن وقت آنے پر ان پر عمل نہیں کرتے۔ مثلاً بعض لوگ جھوٹ بول دیتے ہیں۔ خاص طور پر کاروباروں میں، اپنے حقوق کے لئے ظلم بھی کر لیتے ہیں۔ اور خلق اللہ کے حقوق کی حق تلفی بھی کر لیتے ہیں۔ قضا کے معاملات میں خاص طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عاجزی سے فیصلہ تسلیم نہیں کرتے اور ایک دوسرے کے حقوق مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی مرضی کے فیصلہ نہ آنے پر مجھے بھی لکھ دیتے ہیں۔ ان جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں فریقین ضد سے بعض آئیں۔ اور اپنے حقوق چھوڑنے کے لئے بھی تیار ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ تم دنیا میں لوگوں پر رحم کرو۔ اور معاملات میں نرمی کرو۔ تو اللہ بھی تمہارے ساتھ نرمی کرے گا۔ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن ہمارا بھی حساب ہونا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ سے مہلت اور آسان حساب اور مغفرت کی توقع رکھتے ہیں تو ہمیں بھی ایسا ہی برتاؤ اپنے بھائی کے ساتھ کرنا چاہئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ میں یہ نہیں کہتا کہ قضا کے فیصلہ 100 فیصد درست ہوتے ہیں لیکن 80 سے 85 فیصد درست ہوتے ہیں لیکن بہرحال نیک نیتی سے فیصلہ کرتے ہیں۔ بعض لوگ قاضی پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اسی طرح عائلی معاملات میں مالی معاملات چلتے ہیں مثلاً حق مہر وغیرہ۔ یہ بہرحال مرد پر قرض ہے۔ لیکن لڑکے کے حالات دیکھنا بھی قضا کے لئے ضروری ہے۔ ان معاملات میں تقویٰ اور انصاف سے کام لینا چاہئے۔ حق لینے والے کو نرمی دکھانی چاہئے اور حق دینے والے کو بہرحال فکر ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آسانی پیدا کرنے والے پر رحم فرماتا ہے۔ جب وہ کاروبار کرتا ہے اور جب قرض کا تقاضا کرتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے تنگ دست مقروض کے قرض میں آسانی کی یا معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا فرمائے گا۔ پس جن کو توفیق ہو ان کو آسانی پیدا کرنی چاہئے، نہ یہ کہ عدالتوں میں وقت ضائع کیا جائے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے

کہ جن لوگوں کے ذمہ کوئی قرض یا حق ہو تو ان کے لئے اس کو ادا کرنا ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دولت مند کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔ اسے مجبور کر کے قرض کی ادائیگی کروانی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ کیا جائے تو حق مارنے والے اور دلیر ہوں گے۔ اسی لئے حق مارنے والوں کو نظامِ جماعت بھی سزا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے شخص کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو دوسروں کا مقروض ہو۔ اس لئے قرض سے بچنا چاہئے اور اس بارہ میں فکر کرنی چاہئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ قرض سے بچنے کے لئے استغفار کرنا چاہئے، فضول خرچی سے بچنا چاہئے اور اگر ایک پیسہ بھی ملے تو ساتھ ساتھ قرض ادا کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ فضول خواہشات کی وجہ سے قرض لے لیتے ہیں یا تجربہ کے بغیر قرض لے کر کاروبار شروع کر دیتے ہیں اور پھر مقروض اور محتاج ہو جاتے ہیں۔ ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے قرض سے جس حد تک ممکن ہو دور رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیاں حقیقی مومنانہ رنگ میں بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 18 راگست 2017ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آئے۔ اور ایک موت کے بعد دوسری زندگی تمہیں عطا ہو۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو اپنے بھائی کے زیادہ گناہ معاف کرتا ہے۔ اور آپس میں صلح پیدا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔ اگر دوسری پارٹی ضد پر قائم رہے تو تم اپنی پوری کوشش کے بعد معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتابچہ 'ہماری تعلیم' میں اپنی توقعات کو بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر یہ عہد ہم سب نے کیا ہے کہ ہم فساد نہیں کریں گے۔ اور نفسانی جوش پر قابو پائیں گے۔ پھر فرمایا ہے کہ بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ ایسا شخص جماعت سے کاٹا جائے گا۔ فرمایا کہ جو صلح نہیں کرتے اور ضد کرتے ہیں تو وہ عہد بیعت سے دور ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ صرف لفظوں سے اپنے آپ کو سچے احمدی نہ ثابت کرتے رہیں بلکہ اندرونی تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ عہد بیعت کو پورا کرنا چاہئے۔ اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نصیحت فرمائی کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اور کسی سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ کہ اس پر اور زور دیا جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ طاقتور وہ نہیں جو لڑائی میں جیتے بلکہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔ یہی وہ مومنانہ شان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ ہماری جماعت کو ایسے لوگوں کی ضرورت نہیں جو جسمانی طور پر پہلوان اور طاقتور ہوں۔ ہماری جماعت میں ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلی اخلاق کرنے والے ہوں۔ اعلیٰ اخلاق کے مالک ہوں۔ فرمایا کہ ہر وہ شخص جو برے اخلاق اور بری عادتوں کو چھوڑتا ہے اور اچھے اخلاق اور عادتوں کو حاصل کرتا ہے اس کے لئے یہی کرامت اور معجزہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا نفسانیت کے کیڑے انسان کے اندر سے نہیں نکل سکتے۔ خدا کا فضل مانگتے رہنا چاہئے۔ جن لوگوں کو یہ فضل حاصل نہیں ہوتا وہ نہ حقوق اللہ ادا کرتے ہیں اور نہ حقوق العباد۔

فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے حقوق مارتا ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ توحید پر ایمان رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے میں غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر عضو میں تقویٰ سرایت کر جائے۔ غصہ اور آپس کے جھگڑے بالکل ختم ہو جائیں۔ جب تک تبدیلی نہ ہو گی خدا کے نزدیک تمہاری کوئی قدر نہیں۔ ہمارا مقصد خدا کو راضی کرنا ہے اور اس کے لئے اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا۔ اور حقوق اللہ اور حقوق العباد قائم کرنے ہوں گے۔ ہمارا کام ہے کہ زمین پر صلح پھیلائیں تا کہ اس سے دین اسلام پھیلے اور تبلیغ کے راستے کھلتے چلے جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بنی نوع سے ہمدردی کرنے والے ہوں۔ آمین

تبرکات

خطاب بہ نوجوانانِ جماعتِ احمدیہ

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حسن اپنا ہی نظر آیا تو کیا آیا نظر
غیر کا حسن بھی دیکھے، وہ نظر پیدا کر

چشمِ احباب میں گر تو نے جگہ پائی تو کیا
حسن و احساں سے دلِ خصم میں گھر پیدا کر

یہ زر و مال تو دنیا میں ہی رہ جائیں گے
حشر کے روز جو کام آئے وہ زر پیدا کر

ہے وہ کس کام کا، گر خشک ہے نخلِ ایماں
سینچ عرفان کے پانی سے، ثمر پیدا کر

احمدی! گر تجھے بننا ہے صحابہؓ کا مثیل
دست و بازو۔ وہ دل و سر، وہ جگر پیدا کر

پھر وہی نالہ، وہی نیم شبی اُن کی دعا
پھر وہی گریہ، وہی دیدۂ تر پیدا کر

پھر وہی رنگِ وفا اور وہی شورشِ عشق
پھر وہی دز، وہی درد و اثر پیدا کر

پھر وہی زہد، وہی تقویٰ، وہی نفس کشی
ہاں وہی ضبط، وہی غضِّ بصر پیدا کر

وحدت و طاعت و بے نفسی و صدق و اخلاص
حکمت و معرفت و علم و ہنر پیدا کر

دین پر مال و تن و جان تھے اُن کے قرباں
رنگ یہ ہو سکے تجھ سے بھی اگر، پیدا کر

شانِ اسلام کی قائم جو انہوں نے کی تھی
نقشۂ عالم میں وہی بارِ دگر پیدا کر

سخت مشکل ہے کہ اس چال سے منزل یہ کٹے
ہاں اگر ہو سکے پرواز کے پَر پیدا کر

(کلامِ بشیر، ایڈیشن 1963ء، صفحہ 18-19)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشادات کی روشنی میں

خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو

حضور انور کے تحریک جدید کے سال نو پر دیئے گئے خطبات سے چند پُر معارف اقتباسات

مرتبہ : مکرم انیس احمد نفیسؔ صاحب ربوہ

نیکی قربانی کو چاہتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2015ء میں مومنوں کی قربانی کو نیکی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہر مومن کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ نیکی کر کے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنین کو یہ توجہ دلائی کہ اگر تم نیکی کرنے کی کوشش کرتے ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکو تو یاد رکھو کہ نیکی قربانی کو چاہتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے قربانی کرو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں بہت زیادہ عزیز ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جس سے تم فائدہ اٹھا رہے ہو، نفع حاصل کر رہے ہو۔ اس چیز کی قربانی کرو جو تمہیں آرام اور سہولت مہیا کر رہی ہے۔ اس چیز کی قربانی کرو جو بظاہر تمہاری نسلوں کے مستقبل کو سنوارنے کا بھی تمہارے نزدیک ذریعہ ہے۔ پس یہ تمام قسم کی قربانیاں کوئی معمولی قربانیاں نہیں ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 نومبر 2015ء صفحہ 5)

اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 11 نومبر 2016ء میں نیکی کے معیار کو اپنی محبوب چیز کے خرچ کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’آج کل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے، مال جمع کرنے سے نہیں ملتا اور نیکی اس وقت تک اپنے معیار کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 2 دسمبر 2016ء صفحہ 6)

دوسروں کے لئے قربانی کی انتہاء

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 6 نومبر 2015ء میں اَلبِرُّ کے حصول کی کوشش کرنے والوں کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’لیکن دنیا کو پتا نہیں کہ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم کی اس تعلیم کا ادراک رکھتے ہیں۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو اَلبِرُّ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں یعنی ایسی نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کے لئے قربانی کی انتہا ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہر وقت بے چین رکھتی ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو اطاعت میں بڑھاتی ہیں اور اس اطاعت پر عمل کرنے کے لئے یہ نہیں دیکھتے کہ مجھے کیا چیز پیاری ہے۔ اس وقت سب سے پیاری چیز صرف اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے۔ اس نیکی کی کوشش کرتے ہیں جو تقویٰ میں بڑھانے والی ہو۔ دنیا کا بہت سا حصہ نہیں جانتا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور زمانے کے امام سے جڑ کر حقیقی نیکی کو پانے کا ادراک حاصل کیا۔ جنہوں نے نیکی کو پانے کے لئے نیکی کے ان روشن میناروں سے صحیح راستوں کی راہنمائی حاصل کی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے والے تھے۔ جن کی قربانیوں کے معیار بھی عجیب ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 نومبر 2015ء صفحہ 6)

قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں

آپ جماعت میں اخلاص و وفا کے قائم رہنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’پس آپ سے براہ راست فیض پانے والوں نے یہ مقام حاصل کیا اور آپ سے خوشنودی کی سند حاصل کی۔ لیکن کیا یہ اخلاص و وفا وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو گیا۔ یقیناً نہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ آج بھی ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں مردوں میں سے بھی، عورتوں میں سے بھی اور بچوں میں سے بھی ہیں جو اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں۔ چند ایک اور چند مخصوص جگہوں پر نہیں بلکہ ہزاروں ایسی مثالیں ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں جو لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کا صحیح ادراک رکھتے ہیں۔ جو قربانیوں میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ جن میں پرانے بھی ہیں اور وہ نئے شامل ہونے والے بھی ہیں جن کو احمدیت قبول کئے تھوڑا عرصہ ہوا ہے بلکہ ایسے بھی ہیں جن کو شاید چند ماہ ہوئے ہوں۔ جن کی ترجیحات احمدیت قبول کرنے سے پہلے دنیاوی خواہشات تھیں لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد وہ دین کی خاطر اپنا محبوب مال یا جو کچھ بھی پاس ہے قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ انقلاب ہے جو اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیدا فرمایا۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 نومبر 2015ء صفحہ 6)

مالی قربانی کا دلوں کی حالت سے تعلق

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء میں مالی قربانی کے بارے میں فرماتے ہیں:

’’پس یہ دلوں کی حالت اور مالی قربانی کی روح بلکہ بعض دفعہ جان کی قربانی کی روح بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اور اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ہی

مومنین کے دلوں میں مالی جہاد کے لئے مالی قربانی کی روح بھی پیدا فرماتا ہے اور اسی طرح باقی دوسری قسم کی قربانیاں ہیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔28 نومبر 2014ء صفحہ 6)

مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ جماعت پیمبارو (Kpangbaru) کی ایک نابینا عورت کی مالی قربانی کے جذبہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’سیرالیون سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت پیمبارو (Kpangbaru) ہے جہاں ایک نابینا عورت رہتی ہے جنہوں نے تحریک جدید کے چندے کا وعدہ دو ہزار لیون (Leone) لکھوایا۔ چندہ کے حصول کے لئے جب ان کے پاس گئے تو کہنے لگیں کہ مجھے چندے کی ادائیگی کی پہلے فکر ہو رہی تھی مگر نابینا ہونے کی وجہ سے میرا ذریعہ آمدنی اتنا نہیں کہ میں کوئی چندہ ادا کر سکتی۔ دو ہزار لیون چندہ دینا میرے لئے بہت مشکل ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ بہرحال میں نے وعدہ کیا ہے میں ادا کروں گی۔ چندہ دینے کے لئے انہوں نے ارادہ کیا کہ اپنی ایک غیر احمدی بہن سے ادھار رقم لے لیں۔ لیکن بہن نے انکار کر دیا کہ تم نابینا ہو تمہارے پاس ذرائع بھی ایسے نہیں ہیں پتا نہیں مجھے واپس بھی کر سکو گی یا نہیں۔ اس پر وہ نابینا عورت بڑی فکرمند ہوئیں اور جو سیکرٹری تحریک جدید یا مال چندہ لینے گئے تھے انہیں کہنے لگیں کہ کچھ دیر ٹھہر کے واپس آئیں۔ چنانچہ وہ دعا میں مصروف ہو گئیں۔ اسی دوران ایک اجنبی شخص گاؤں میں آیا اور ان کے پاس سے گزرا۔ گھر کے باہر بیٹھی ہوئی تھیں۔ تو انہوں نے اس آدمی کو آواز دی۔ اس سے کہنے لگیں کہ میرے پاس اس وقت ایک سر پر لینے والا کپڑا ہے وہ دو ہزار لیون میں تم خرید لو۔ یہ کہتے ہیں کہ حالانکہ وہ کپڑا دس سے پندرہ ہزار لیون کا تھا۔ اس آدمی نے حیران ہو کر پوچھا کہ اتنا سستا کیوں بیچ رہی ہو۔ اس پر اس خاتون نے بتایا کہ میں نے چندہ تحریک جدید ادا کرنا ہے اور میرے پاس اس وقت رقم نہیں ہے۔ اس اجنبی نے وہ کپڑا خرید لیا اور دو ہزار لیون نابینا عورت کو دے دیئے۔ شریف آدمی تھا اور بعد میں وہ کپڑا بھی واپس کر دیا اور کہا یہ میری طرف سے آپ رکھ لیں۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔27 نومبر 2015ء صفحہ 7-6)

آپ خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 2014ء میں مالی قربانی کے حوالے سے ایک واقع بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’تنزانیہ سے ایک احمدی مارونڈا صاحب لکھتے ہیں کہ میری تعلیم میٹرک ہے۔ ایک عرصے سے بیروزگار تھا۔ مجھے ایک گیس کمپنی میں سیکیورٹی گارڈ کی ملازمت مل گئی۔ چھپن ہزار شلنگ تنخواہ مقرر ہوئی۔ میں نے اسی وقت خدا سے عہد کیا کہ اپنی تنخواہ پر چندہ جات شرح کے مطابق ادا کروں گا۔ خواہ مجھے کیسے ہی مسائل درپیش ہوں۔ میں چندے میں سستی نہیں کروں گا۔ چنانچہ اس خادم نے اپنے اس عہد کو نبھایا۔ کہتے ہیں کہ میں آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسی مالی قربانی کے باعث اس گیس کمپنی میں سینئر فیلڈ گیس آپریٹر کے عہدے پر فائز ہوں اور مجھے ڈیڑھ ملین شلنگ تنخواہ مل رہی ہے۔ میری علمی قابلیت صرف معمولی دسویں پاس ہی ہے۔ کمپنی کے قوانین کے مطابق میں اس عہدے کا اہل بھی نہیں ہوں۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرح کے مطابق مالی قربانی کرنے کی یہ برکتیں ہیں کہ میں اس عہدے پر فائز ہوں اور آج بھی شرح کے مطابق چندہ ادا کرتا ہوں۔ پس یہ لوگ اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور واتقوا خیرا لانفسکم (سورۃ التغابن 64: 17) اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو تو یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہے، اس مضمون کو سمجھنے والے ہیں۔ اس راز کو یہ لوگ سمجھنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ پھر ان کو نوازتا بھی ہے۔‘‘

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل، لندن۔28 نومبر 2014ء صفحہ 7)

خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے انسانوں کو بے شمار نعمتوں اور سہولتوں سے نواز رکھا ہے کہ جس کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا بہترین طریق نماز اور مالی قربانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کرنا ہی بہترین ذریعہ ہے اور انسان کو اصل سکون تبھی ملتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مالی قربانی کرے۔ مالی قربانی کا اعلیٰ معیار تبھی حاصل ہوتا ہے جب انسان اپنی محبوب ترین چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں تحریک جدید کے اغراض و مقاصد، اس کے تمام منصوبوں، مطالبات کو سمجھنے، مالی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے اور اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خلافت آخرِ شب کی دعا ہے

مکرم ڈاکٹر عارف ثاقب صاحب

خلافت سلسلہ ہے دائروں کا
خلافت رابطہ ہے معجزوں کا

خلافت صبح نو کی ہے بشارت
خلافت تو محبت ہی محبت

خلافت آنکھ سے دل تک شرافت
خلافت سر سے پاؤں تک عبادت

خلافت ایک حکمت کی علامت
خلافت ہی کا وعدہ تا قیامت

خلافت رازداں ہے دو جہاں کی
خلافت کے بناء ہستی کہاں کی

خلافت ہی وسیلہ جستجو کا
خلافت ہی قرینہ گفتگو کا

خلافت ہی حصارِ زندگی ہے
خلافت کا تتبّع آگہی ہے

خلافت تیرگی میں روشنی ہے
خلافت سب کا جزوِ زندگی ہے

مسیح وقت کا یہ معجزہ ہے
محمدؐ کے غلاموں نے کہا ہے
خلافت آخرِ شب کی دعا ہے

خلافت تا ابد قائم رہے گی
یہ دائم تھی، سو یہ دائم رہے گی

خلافت، ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت

مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے موقع پر اتوار کے روز 9 جولائی 2017ء کو اختتامی اجلاس کی پہلی تقریر مکرم پروفیسر ہادی علی چوہدری صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا کی تھی۔ مکرم پروفیسر صاحب موصوف نے ’خلافت، ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت‘ کے موضوع پر انٹرنیشنل سینٹر میں نہایت عالمانہ اور بصیرت افروز خطاب فرمایا جو افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ایڈیٹر)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْکَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o“

(سورۃ النور:56)

اے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

خلافت، ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت

ترجمہ: اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے وہ ان کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے۔

معزّز سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

”اِنِّی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَۃِ کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَ اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ۔ لَا وَلِیَّ بَعْدِی اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّی وَ عَلٰی عَھْدِیْ“ (خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16، صفحہ 69، 70)

ترجمہ: میں اسی طرح ولایت کے مقامِ ختم پر فائز ہوں جس طرح میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبوّت کے مقامِ ختم پر فائز تھے۔ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے عہد پر ہو۔

یہ اللہ تعالیٰ کی وہ تقدیر ہے جو گزشتہ 128 سال سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء کے ذریعہ ہر دور میں اللہ تعالیٰ کی ہستی کے زندہ ثبوت مہیّا فرما رہی ہے۔ آخر یہ کیا جادو تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہونے والے لوگ موجود تھے۔ مگر آپؑ کے دعویٰ کے ساتھ ہی وہ دروازے آپؑ کی بیعت سے باہر رہنے والوں پر بند ہو گئے۔ ”سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے“۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کیا تقدیر تھی کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد بیعت میں آنے والوں پر تو یہ دروازے کھول دیئے اور منکروں اور مخالفوں پر بند کر دیئے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے قبل کئی لوگ تھے جو صاحبِ کشف و الہام تھے۔ حضرت مولوی عبد اللہ غزنوی تھے۔ جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان سے محبت و احترام کا تعلق رکھتے تھے۔ وہ آپؑ کے دعویٰ سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ اسی طرح اور بہت تھے۔ مگر آپؑ کے دعویٰ کے بعد پوری امّت میں کسی منکر و مخالف کا صاحبِ کشف و الہام نہ ہونا اور صرف آپؑ کے ساتھ، آپؑ کے خلفاء کے ساتھ، آپؑ پر ایمان لانے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رشتۂ کلام و الہام قائم رہنا بتاتا ہے کہ ؎

”اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے“

یہی بات ہے، یہی روح ہے جو خلافت کی بھی جان ہے۔ یہ خلافت کی تقدیر ہے۔ جو دو دو چار کی طرح، چڑھے ہوئے سورج کی طرح ثابت کرتی ہے کہ اس کے ساتھ خدا ہے، اس کے اندر خدا ہے، اس کے دائیں بھی اور بائیں بھی، آگے بھی اور پیچھے بھی خدا ہے، اس کی قدرت اس کے ہمراہ ہے، اس کی فوجِ ملائک اس کے ساتھ ہے۔ یہ محض دعویٰ نہیں ہے۔ اس کا ایک ثبوت وہ ہے جو خاکسار نے ابھی بیان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ سے باہر ساری امّت میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو ولی اللہ ثابت ہو سکے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ نافذ کردہ یہ تقدیر کہ ”لَا وَلِیَّ بَعْدِی اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّی وَ عَلٰی عَھْدِیْ“ کہ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے طریق پر ہو، شاہدِ ناطق ہے کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل پر آج وہ خلافت میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو ہی قدرتوں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک مجسّم قدرت، جو کہ نبوّت ہے۔ اور دوسری مجسّم قدرت، قدرتِ ثانیہ یعنی خلافت ہے۔ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچویں خلافت ہے۔ ہر خلیفہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ان گنت واقعات اور زندہ تعلق کے بے شمار نمونے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر خلیفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہستی کے زندہ ثبوت رکھے ہیں۔ اللہ کا نبی اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نشانات، صفاتِ الٰہیہ کے اظہار، کمالاتِ نبوّت اور برکاتِ الٰہیہ لے کر آتا ہے۔ نبی کے بعد وہ کمالاتِ نبوّت اور برکاتِ الٰہیہ ظلی طور پر اس کے خلیفہ کو عطا ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے

لحاظ سے وہی ہوسکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو۔...

....انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود سے جو تمام دنیا کو وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکاتِ رسالت سے محروم نہ رہے۔''

(شہادۃ القرآن۔ روحانی خزائن، جلد 6، صفحہ 353)

آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد کیا ہوا؟ اس الٰہی تقدیر کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''....بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ **تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا** اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔''

(الوصیت۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

''خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا'' یہ وہی دوسری قدرت ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نبوّت کے بعد ایک اور طرح سے اپنا چہرہ دکھاتا ہے اور اپنی ذات کا ثبوت مہیّا فرماتا ہے۔ اسی قدرت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

آپؑ نے فرمایا:

''میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی جسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔''

(الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306)

آپؑ نے ''الوصیّت'' میں یہ بھی فرمایا تھا کہ آپ کے ذریعہ جاری ہونے والی خلافت کا سلسلہ دائمی ہے اور وہ قیامت تک جاری رہے گی۔ پس یہ ہے وعدہ ''لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ''۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایمان اور عملِ صالح والوں کے ساتھ اس کا وعدہ ہے کہ وہ ضرور بالضرور ان میں خلافت قائم کرے گا۔ اسی وعدے کے تحت اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اپنے اس وعدہ ''لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ'' کو پورا کرتے ہوئے اپنی خلافت کو حضرت ابوبکرؓ کے رنگ میں حضرت حکیم نورالدینؓ کے ذریعہ قائم فرما کر اپنی ہستی کی فعلی شہادت فراہم فرمائی اور ثابت فرمایا کہ ؎

ہے سرِ راہ پر کھڑا نیکوں کی وہ مولیٰ کریم

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد اس موعودہ خلافت کا قیام ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی کی فعلی شہادت ہے

سامعین کرام!

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت اللہ تعالیٰ کی ہستی کا خاص نشان تھی۔ اس کا ایک ایک دن اس پاک ذات کی تائید و نصرت کی تجلّیات کا دار النزول تھا۔ اس پر طلوع ہونے والا ہر سورج یہ گواہی فراہم کرتا تھا کہ یہ خلافت وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ازل سے مقدّر کر رکھی تھی اور جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق تا قیامت قائم رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خلافت میں اپنی موجودگی کے دلائل بار بار ظاہر فرمائے۔ اس کی ایک غیر معمولی مثال یہ بھی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر گواہی زندگی کے آخری دَور میں اپنے بعد قائم ہونے والے خلیفہ کا نام بھی تحریر کر دیا تھا مگر اس سے ایک عرصہ پہلے ایک حیرت انگیز طور پر نشاندہی بھی فرمائی تھی۔ اس غیر معمولی اور ایمان افروز اظہار کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 14 رجنوری 1910ء کو اپنے خطبۂ جمعہ میں تصوّف کا مضمون بیان فرمایا۔ یہ مضمون بیان فرماتے ہوئے آپؓ نے اچانک فرمایا کہ:

''ایک نکتہ قابلِ یاد سنائے دیتا ہوں کہ **جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش کے رُک نہیں سکا**۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے۔ ان کو قرآنِ شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبّت ہے۔ 78 برس تک انہوں نے خلافت کی۔ 22 برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوئے تھے۔ **یہ بات یاد رکھو کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے کہی ہے۔**''

(خطباتِ نور۔ مطبوعہ نظارت اشاعت، قادیان، ایڈیشن 2003ء، صفحہ 453)

آپؓ نے یہ بیان فرما کر اسی لمحے خطبہ ختم فرما دیا۔

معزّز قارئین کرام!

یہ ''**خاص مصلحت اور خالص بھلائی**'' کیا تھی؟ اس ''**خاص مصلحت اور خالص بھلائی**'' سے حضورؓ کا منشائے مبارک کیا تھا اور حقیقتِ حال کیا تھی؟ ملاحظہ فرمائیں۔ **یہ چار باتیں تھیں۔**

1: حضرت خواجہ سلیمانؒ کے مشابہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمدؓ کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ایسا تعلق، کہ 16/17 سال کی عمر میں فرشتے آپؓ کو اس کی تفسیر سکھا رہے تھے اور خلیفۂ اوّلؓ اس کا مشاہدہ کر کر کے اس سے لطف اٹھا رہے تھے۔ اور

2: خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواجہ سلیمانؒ سے مشابہ آپؓ سے بھی بے حد محبّت تھی۔

3: ان میں سے ایک 22 سال کی عمر کا ذکر تھا۔ چنانچہ امرِ واقعہ یہ تھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت باسعادت 12 رجنوری 1889ء کو ہوئی تھی اور جنوری 1910ء میں اس خطبہ کے وقت آپؓ کی عمر عین 22 سال تھی۔ لہٰذا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اپنے خطبہ میں حضرت خواجہ سلیمانؒ کی 22 سال کی عمر کا ذکر کرنا ایک واضح اشارہ تھا اور جماعت کے لئے کھلی کھلی رہنمائی تھی۔

یہ تینوں امور تو اسی وقت محسوس و مشہود تھے۔ دیگر ایک بات وہ تھی جسے آئندہ وقت نے ثابت کرنا تھا کہ یہ ساری بات اور قابلِ یاد نکتہ آپؓ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر بیان کیا تھا اور بقول آپؓ کے **آپؓ جس کے اظہار سے باوجود کوشش کے رُک نہیں سکے تھے۔**

4: چنانچہ وہ آخری بات حضرت خواجہ صاحبؒ کی 78 برس خلافت کا ذکر تھا۔ یہ ایک حیرت انگیز اظہار تھا جو سوائے خاص مصلحتِ الٰہی اور علمِ الٰہی کے ممکن نہ تھا کیونکہ اس کو مستقبل کی تصدیق درکار تھی۔ چنانچہ زمانہ مستقبل نے اس کی تصدیق اس طرح کی کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اتنی ہی عمر تک خلافت کی۔ آپؓ کی عمر شمسی لحاظ سے 76 سال 8 ماہ اور 27 دن یعنی تقریباً 77 سال تھی جو قمری اعتبار سے عین 78 سال بنتی تھی۔ یہ ایسی بات تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1910ء میں کہی مگر آگے جا کر خدا تعالیٰ نے اسے 1965ء تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو 78 سال عمر دے کر ظاہر اور ثابت فرمائی۔ پس یہ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ جسے وہ چاہتا ہے اپنا خلیفہ بناتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنا آپ ظاہر کرتا ہے اور اپنی ہستی کے ثبوت فراہم کرتا ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہ اس نے جس کو خلیفہ قائم کرنا ہوتا ہے، اس کی خوشبو خاص مصلحت اور خالص بھلائی کے لئے چار

سو بکھیر دیتا ہے۔ چنانچہ اس نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدّین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارہ میں پہلے سے آگاہی کے سامان فرما کر آپؓ کے وجود میں اپنی خلافت کی حقّانیت کا زبردست ثبوت مہیّا فرمایا۔

یہ ہے خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ، نبوّت کے معیار پر خلافت، کہ جو بات کی، اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پوری فرما دی، جو پیشگوئی کی، اللہ تعالیٰ نے خود اسے پورا فرمایا۔ یہ ہے جماعتِ احمدیہ کا خدا، جماعتِ احمدیہ کا مولیٰ جو اس دور میں اپنے قائم کردہ خلفاء کے ساتھ اپنے زندہ تعلق کے ذریعے اپنی ہستی کا ثبوت مہیّا فرماتا ہے۔ یہ ہیں اس کی قدرت کے نشان کہ وہ اپنے نبی کی برکات اور اس کے کمالات کو خلافت کے ذریعے اپنی جماعت میں جاری رکھتا ہے۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بعد آنے والے قدرتِ ثانیہ کے مظہر کی واضح رنگ میں اطلاع دی تھی۔ اسی طرح قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ آپؓ کے بعد آپؓ کی اولاد میں سے خلفاء کی اطلاع دے کر اپنی ہستی کی زبردست فعلی شہادت مہیّا فرمائی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’میں نے دیکھا کہ میں بیت الدّعا میں بیٹھا تشہّد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کا ہوا۔ پھر جوش میں آ کر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنے ہیں خدا نے سن لی۔ اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیمؑ کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحٰقؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ دو قائم مقام کھڑے کر دیئے تھے۔ **یہ ایک طرح کی بشارت ہے جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔**‘‘

(عرفانِ الٰہی۔ خطاب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1919ء۔ انوار العلوم، جلد 4، صفحہ 350)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ رؤیا 1919ء کی ہے۔ یعنی اس وقت آپؓ کی عمر 30 سال تھی۔ اس عمر میں آپؓ کو اللہ تعالیٰ نہایت واضح رنگ میں حضرت اسحٰق اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی طرح دو قائمقاموں کی خبر دے رہا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو ایسے بیٹے عطا فرمائے جو آپؑ کے بعد نبی ہوئے۔ اور ادھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسیحِ موعود علیہ السلام کے خلیفہ تھے، آپؓ کو اس نے دو ایسے بیٹے عطا فرمائے جو آپؓ کے بعد خلیفے ہوئے۔

کیا یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا عملی اور فعلی ثبوت نہیں۔ وہ اپنے خلیفہ کو 1919ء میں یہ خبر دیتا ہے کہ اس نے رؤیا میں اس کی دعا سن لی ہے۔ اور پھر اس نے اس رؤیا کے 46 سال بعد 1965ء میں پہلے آپؓ کے ایک بیٹے حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمدؒ کو تاجِ خلافت سے سرفراز فرمایا اور پھر اس رؤیا کے 63 سال بعد 1982ء میں دوسرے بیٹے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا۔

کون کہہ سکتا ہے کہ یہاں خدا آپؓ کے ساتھ نہ تھا یا یہ غیر معمولی پیشگوئی آپؓ نے خود بنا لی تھی۔ یہ خلافتِ حقّہ اسلامیہ احمدیہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت کا زبردست ہاتھ ہے، اللہ تعالیٰ خود اس کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ‘‘ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ لکھی ہوئی چیز ہے کہ وہ اور اس کے رسول غالب ہیں۔ یہی وہ الٰہی ضمانت ہے جس کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ببانگِ دہل یہ اعلان فرمایا تھا کہ:

’’مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کوئی شخص نہیں جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اگر تم میں کوئی ماں کا بیٹا ایسا موجود ہے جو میرا مقابلہ کرنے کا شوق اپنے دل میں رکھتا ہے تو وہ اب میرے مقابلہ میں اُٹھ کر دیکھ لے۔ خدا اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا بلکہ اسے ہی نہیں اگر دنیا جہان کی تمام طاقتیں مل کر بھی میری خلافت کو نابود کرنا چاہیں گی تو خدا ان کو مچھر کی طرح مسل دے گا۔ اور ہر ایک جو میرے خلاف بولے گا وہ خاموش کرایا جائے گا اور جو مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ذلیل و رسوا ہو گا۔‘‘

(خلافتِ راشدہ۔ انوار العلوم۔ جلد 15، صفحہ 592)

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

آپؓ نے صرف اپنی بات ہی نہیں کی بلکہ آپؓ اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو بھی یہی بشارت دی کہ:

’’میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفۂ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو جائے گا تو... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔‘‘ (خلافتِ حقّہ اسلامیہ۔ مطبوعہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ، صفحہ 18)

سامعین کرام! ہم نے خود دیکھا ہے اور تاریخ احمدیت شاہد ہے کہ جس حکومت نے بھی اس خلافت حقہ سے ٹکر لی، ریزہ ریزہ ہو گئی۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے وقت کے نبی کا غلبہ لکھ چھوڑا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ تقدیر ہے۔ اسی طرح اس خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت ہمیشہ کے لئے لازم ہے۔ یہ ناقابلِ تسخیر ہے۔ اس کے ساتھ وابستہ اسی تقدیرِ الٰہی کو یاد کراتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’جماعت کی تقدیر میں یہ لکھا ہوا ہے کہ مشکل راستوں سے گزرے اور ترقیات کے بعد نئی ترقیات کی منازل میں داخل ہو۔ یہ مشکلات ہی ہیں جو جماعت کی زندگی کا سامان مہیّا کرتی ہیں۔ اس مخالفت کے بعد جو وسیع پیمانے پر مجھے مخالفت نظر آ رہی ہے وہ ایک دو حکومتوں کا قصّہ نہیں، اس میں بڑی بڑی حکومتیں مل کر جماعت کو مٹانے کی سازشیں کریں گی اور جتنی بڑی سازشیں ہوں گی اتنی ہی بڑی ناکامی اُن کے مقدّر میں بھی لکھ دی جائے گی۔

مجھ سے پہلے خلفاء نے آئندہ آنے والے خلفاء کو حوصلہ دیا تھا اور کہا تھا کہ تم خدا پر توکّل رکھنا اور کسی مخالفت کا خوف نہیں کھانا۔ مَیں آئندہ آنے والے خلفاء کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمّت و صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا۔ وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چُور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک اور فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی۔‘‘

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرمودہ 29/ جولائی 1984ء برموقع پہلا یورپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ)

الٰہی وعدوں اور تائیدات کے ساتھ یہ ہے وہ خلافت جو قیامت تک ناقابلِ تسخیر ہے، جس کا احیائے نو اس دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا ہے۔ جس کے ساتھ ہر لحہ اور ہر آن خود اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ ہے وہ خلافت جو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زندہ ثبوت ہے، ہر قدم پر اس کی تائید و نصرت اس کی ہستی کے زندہ ثبوت مہیّا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ الٰہی طاقت کی ضمانت کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 10 مارچ 1972ء کو خطبہ جمعہ میں جماعت سے ٹکر لینے والے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

’’جس خلافت کے گرد خدا تعالیٰ کی مدد اور اس کی نصرت پہرہ دے رہی ہے اس خلافت کے قلعے پر تو تمہاری لات اگر پڑے گی تو تمہاری ہڈیاں بھی اس طرح چور چور ہو جائیں گی کہ ان کے ذرّے بھی دنیا کو نظر نہیں آئیں گے۔‘‘ (خطباتِ ناصر۔جلد چہارم،صفحہ 110)

اس کے جلو میں رحمت و قہری تجلّیات
جلوہ کناں ہے اس میں خدائی، یہی تو ہے

ہم نے اپنی زندگیوں میں خلافت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے زندہ، واضح اور روشن ثبوت دیکھے ہیں، اس کی تجلّیات مشاہدہ کی ہیں۔ہم نے احمدیوں کو صحابہؓ کے رنگ میں رنگین ہو کر قربانیاں کرتے اور قربان ہوتے بھی دیکھا ہے اور نبوّت کے معیار پر، نبوّت کی منہاج پر اللہ تعالیٰ کی محبت کے سلوک اور اس کے انعام بھی ملاحظہ کئے ہیں۔ بلکہ ہر آن اور ہر لحہ خود اللہ تعالیٰ کو جماعت کے ساتھ پایا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو خلافت کے ساتھ پورے ہوتے دیکھا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کو عطا کردہ ایک طرف بیشمار بشارتوں سے خلافت کا ہر دور بھرا ہوا دیکھا ہے، وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد الہامات پورے ہوتے دیکھے ہیں۔ہم نے الہام’’ کَلْبٌ یَّمُوْتُ عَلٰی کَلْبٍ‘‘ اور’’ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘‘ وغیرہ الہامات کو اللہ تعالیٰ کی قہری تجلّیات کے ساتھ بھی مشاہدہ کیا ہے۔

اس وقت پاکستان کے سربراہ نے از راہِ ظلم اللہ تعالیٰ کے اختیارات میں ہاتھ ڈالتے ہوئے مسیح پاک کی جماعت کو، اس پاک مسیح کی جماعت کو جس سے خدا تعالیٰ’’ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘‘ کا وعدہ تھا، قانونی طور پر غیر مسلم اور دائرۂ اسلام سے خارج قرار دیا تھا۔اس کی اس جسارت پر اللہ تعالیٰ کے انتقام کو اور اس کے نتیجہ میں اس کی ذلّت ونکبت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو’اس کے آخری 323 دن‘ نامی کتاب میں پڑھیں۔خدا تعالیٰ نے اسے ذلّت و رسوائی کے پاتال پر اتار کر رکھ دیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا۔یہ عبرتناک اور رسوا کن ریکارڈ حکومتِ پاکستان کے پاس مخالفینِ احمدیت کی رسوائیوں کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ ہے۔

واعتبروا یا اولی الابصار

اس کے بالمقابل دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے خلیفۂ ثالثؒ کی دعاؤں کو سنتا ہے اور اس کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور اسے الہاماً تسلّی دیتا ہے کہ ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ‘‘ کہ تیرا کام ہے کہ تو اپنے مکانوں کو وسیع کر، اور مجھے دیکھ کہ میں ان استہزاء کرنے والوں سے کس طرح نپٹتا ہوں۔

وہ سربراہ کہتا تھا کہ’’ طاقت کا سرچشمہ عوام ہیں‘‘۔حضرت خلیفۃ المسیح رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور جماعت صرف اور صرف اسی کے سامنے جھکے گی۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے جبروت سے ثابت فرمایا کہ وہ اپنی طاقت کے ساتھ خلافتِ حقہ کے ساتھ کھڑا ہے اور اس کے بالمقابل کھڑے ہونے والے ہر دشمن کو نیست و نابود کر رہا ہے۔

وہ سربراہ خود کو رسول اللہ ﷺ کا غلام قرار دے کر کہتا تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی خدمت اس کے ہاتھ سے سرانجام پائی ہے۔مگر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے جلد ہی ثابت کر دیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا غلام نہیں تھا، غلام وہ تھا جو غلامِ احمد تھا (علیہ الصلوٰۃ والسلام)۔جس کے لئے عرش کے خدا نے کہا’’ غلام احمد کی جے‘‘۔ اللہ تعالیٰ نے خود آسمان سے اس کے لئے نعرہ نازل کیا۔ ’’غلام احمد کی جے‘‘ یہ غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمیشہ کے لئے جَے ہے اور دنیا کے کناروں تک اس کی جَے ہے۔اب وہ تا قیامت زندہ باد ہے زندہ باد۔اس کے مخالف جو اس کی اہانت کا ارادہ بھی کرتے ہیں یا کریں گے، وہ لازماً اور یقیناً ذلیل و رسوا ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔عزّت و اکرام کے تخت پر وہی بیٹھا ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ’’ تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا ہے‘‘ اور جس کو اس نے یہ ضمانت دی تھی کہ’’ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ وَاِنِّی مُعِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ‘‘ یہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے زندہ ثبوت ہیں جو اسی کے فضل سے آج خلافت علیٰ منہاج النبوّۃ، خلافتِ حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ذریعہ دنیا کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں۔حکومتوں کے ذریعہ کفر و اسلام کے قانونوں کی ایک کوڑی کی بھی حیثیت نہیں۔اصل ایمان اور اس کے ثمرات کیا ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنیں۔آپؑ فرماتے ہیں۔

مجھ پہ اے واعظ! نظر کی یار نے تجھ پر نہ کی
حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

نیز فرمایا!

اے مدّعی! نہیں ہے ترے ساتھ کردگار
یہ کفر تیرے دیں سے ہے بہتر ہزار بار

پر ایسے کفر پر تو فدا ہے ہماری جاں
جس سے ملے خدائے جہان و جہانیاں

اس پاک مسیح کی عظمت و عزت کی گواہی اس دنیا کے کنارے دیتے ہیں۔افق تا افق اس کی عزت و عظمت کا عالم یہ ہے کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈتے ہیں اور اس کے خلفاء کے حضور برکتوں کے لئے درخواستیں کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں اسی خلافت کے طفیل برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔خلافت کے ذریعہ قومیں برکتیں پا رہی ہیں۔وہ سرعت کے ساتھ جیسے ہوا کے دوش پر اس عالم کو احاطہ کر رہی ہے۔ہر سال کے دوران ان الٰہی تائیدات اور برکتوں اور افضالِ باری تعالیٰ کو مختصر جائزہ خلیفۂ وقت اپنے جلسہ سالانہ کے خطاب میں پیش فرماتے ہیں۔

اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات وکرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار

یہی نہیں اس کے ہمراہ اس کے اکثر ساتھی اور یہ بھی کہ جس جس ملک کے سربراہ نے احمدیت کے خلاف سازش کا تانا بانا بُنا تھا اپنے بدانجام کو پہنچا۔ایک چشمِ بصیرت والے کو صاف نظر آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر خلافت کے لئے غیرت میں جوش زن ہو کر ایک ایک کو اس کے کیفرِ کردار تک پہنچا رہی تھی۔

خلافتِ رابعہ میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنی ہستی کے عظیم الشان ثبوت فراہم فرمائے، عقلِ انسانی کی دسترس سے بالا ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعہ سے تقریباً 88 سال پہلے قرآنی الفاظ میں یہ الہام ہوتا ہے’’ ذَرُوْنِی اَقْتُلْ مُوْسٰی‘‘ (الہام 3 نومبر 1892ء) کہ فرعون کہتا ہے کہ ہٹ جاؤ، مجھے موسیٰ کو قتل کرنے دو۔اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے وقت کے لئے یہ الہام محفوظ رکھتا ہے۔جنرل ضیاء الحق جو آمرِ وقت تھا اور فرعون کی طرح پاکستان کے سرخ و سفید پر اپنا مکمل تسلّط رکھتا تھا۔خلیفۂ وقت کو محصور کر کے قتل کرنا چاہتا تھا اور چاہتا تھا کہ اس کے بعد خلافت کے انتخاب پر پابندی لگا کر جماعت میں خلافت کو ختم کر دے۔لیکن جب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں وہاں سے نکل آئے تو وہ آپؒ کے تعاقب میں دیوانہ ہو کر خود پولیس تھانوں کو فون کر کر کے بھڑک رہا تھا۔اس نے ہر ممکن آپؒ کے تعاقب کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے سامنے ناکام و نامراد ہو کر رہ گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام کس طرح صادق آتا ہے۔اور ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ کس طرح اپنی ہستی کا ثبوت دکھاتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سمندر کے راستے ہجرت کی تھی اور فرعون

سمندر میں غرق ہو کر اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بنا تھا۔ یہاں اس دور کے موسیٰ نے فضائی راستے سے ہجرت کی تھی اور آپؑ کا دشمن بھی فضا ہی میں اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کا نشانہ بن کر خاکستر ہو گیا۔

جنرل ضیاء الحق کا واقعہ کوئی اتفاقی حادثہ نہ تھا بلکہ خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور خود اس کی اپنی قدرت کا زبردست نشان تھا۔ حضور رحمہ اللہ نے اس فوجی آمر کو جماعت احمدیہ کی مخالفت کی سرداری اختیار کرنے کی وجہ سے مخاطب کرتے ہوئے 14 ؍دسمبر 1984ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

’’جماعت احمدیہ تو خدا کے فضل سے ایک ولی رکھتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا ایک مولیٰ ہے اور زمین و آسمان کا خدا ہمارا مولیٰ ہے۔ خدا کی قسم جب ہمارا مولیٰ ہماری مدد کو آئے گا تو کوئی تمہاری مدد نہیں کر سکے گا۔... خدا کی تقدیر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ تمہارے نام و نشان مٹا دیئے جائیں گے اور تمہیں دنیا ہمیشہ ذلّت اور رسوائی کے ساتھ یاد کرے گی‘‘۔

پھر 12 ؍اگست 1988ء کے خطبہ جمعہ میں اسے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

’’مجھے کامل یقین ہے کہ ان لوگوں کا یہ مقابلہ خدا سے ہے اور اس میں جماعت احمدیہ نہ کچھ کر سکتی ہے، نہ اس کے کرنے کا کوئی محل اور مقام ہے۔ صرف انتظار ہے۔ خدا کی تقدیر لازماً ان کو پکڑے گی اور لازماً ان کو سزا دے گی جو ان شرارتوں سے باز نہیں آئیں گے۔... لیکن رات کی رؤیا نے میرا دل ہلا دیا ہے کیونکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سزا ایک قسم کا مقدّر بن گئی ہے اور لازماً ان میں سے ایک طبقہ عبرت کا نشان بنے گا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 12 ؍اگست 1988ء)

اس خطبہ پر ابھی پانچواں دن نہیں گزرا تھا یعنی بدھ کے روز تقریباً چار بجے یہ خبر آناً فاناً دنیا کے طول و عرض میں پھیل گئی کہ وہ ہوائی جہاز جو جنرل ضیاء الحق اور اس کے نو جرنیلوں کو لے جا رہا تھا، آگ لگنے سے بھسم ہو کر فضا میں منتشر ہو گیا اور اس کا ڈھانچہ زمین پر گر کر پاش پاش ہو گیا ہے۔ اگلے دن دنیا بھر کے اخباروں میں شہ سرخیوں کے ساتھ یہ خبر شائع ہوئی کہ:

’’طیارے کے حادثے میں ’’ضیاء‘‘ کے پرخچے اڑ گئے۔

اور پاکستان کے ایک مؤقر اخبار نوائے وقت کراچی نے اپنی 18 اگست کے پرچے میں یہ خبر یوں دی کہ

’’طیارہ میں دھماکے سے پھٹنے کے بعد آگ لگ گئی اور وہ ٹکڑوں میں بکھر گیا۔ جلی ہوئی نعشیں نکلیں۔ جسموں کے ٹکڑے بکھر گئے۔‘‘

اس میں سوار جنرل ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچ سکا اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ یہ حادثہ کیسے رُونما ہوا۔ تدفین کے لئے صرف اس کے مصنوعی دانت ہی مل سکے۔

پاکستانی آمر جنرل ضیاء الحق، فرعونِ زمانہ، کے عبرتناک انجام کو سب نے دیکھا۔ کس طرح اس دور کے موسائے وقت نے اسے بار بار تنبیہ کی کہ: ؎

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا، آج بھی اذن ہو گا تو چل جائے گی

اور یہ بھی کہا تھا کہ: ؎

خدا اڑا دے گا خاک ان کی، کرے گا رسوائے عام کہنا

حضورؒ کے ان اشعار کے دو ہی رخ ہو سکتے ہیں۔ تیسرا کوئی رخ نہیں ہے۔ کہ یا تو اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو خبر دی تھی یا نظارہ دکھایا تھا کہ آپؒ کی قلم نے یہ الفاظ سینۂ کاغذ پر اتار دیئے یا پھر دوسرا رخ یہ ہے کہ آپؒ نے جو کہا، اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے خلیفہ کی تائید میں پورا فرما دیا۔ یہ دونوں پہلو ہی خلافتِ احمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے زندہ تعلق کا ثبوت ہیں۔ بہرحال جب خدا تعالیٰ کی تقدیر چلی تو اس کے اس طرح پرخچے اڑا کر رکھ دیئے کہ اسے اڑا کر راکھ کر دیا۔

روزنامہ جنگ لاہور نے اپنی 28 ستمبر 1988ء کی اشاعت میں شکست خوردہ ناکام و نامراد دشمنِ احمدیت مولوی منظور چنیوٹی کا یہ بیان تحریر کیا کہ:

’’12 اگست کی تقریر میں مرزا طاہر نے ضیاء الحق کو وارننگ دی تھی کہ تیرا انجام برا ہونے والا ہے اور 17 اگست کی تقریر میں کہا تھا کہ ایک ہفتہ کے اندر خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔ مولانا نے کہا کہ اب مجھے قتل کرنے دھمکی دی ہے۔‘‘

سامعین!

آج اس کے پروردہ ساتھی، اسکی پارٹی کے لوگ اس سے منسوب ہونے سے کتراتے ہیں، حتیٰ کہ خود اس کی سیاسی اولاد بھی اس کی طرف منسوب ہونے سے گھبراتی ہے۔

آج سارا پاکستان اس کے بنائے ہوئے قانونوں کو ذلّت کے ساتھ یاد کرتے ہوئے ٹیلی ویژن پر بحثوں میں ضیاء الحقیوں کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ اس کی قبر پر جانور آرام کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہے۔ اس جگہ کا نام اس کے دانتوں کی مناسبت سے جبڑا چوک مشہور ہے۔ فاعتبروا یا اولوا الالباب

جماعتِ احمدیہ کی مخالفت کرنے والے حکمرانوں کے ہاتھوں ملک کا جو حال ہو چکا ہے، اس کا ذکر کرتے ہوئے اس ملک کے معروف عالمِ دین ڈاکٹر اسرار احمد یہ بیان دے چکے ہیں کہ وہ آیتِ کریمہ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ ‘ کے مصداق لوگ ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے والے سب جانتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ کس قوم کی ذلّت و مسکنت کی حالت کا اعلان کرتی ہے۔

دوسری طرف دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خلیفہ سے کیا سلوک فرماتا ہے اور اسے کیا خبر دیتا ہے اور اس کی جماعت کس طرح ہر روز ترقیات کے نئے سے نئے افق دیکھتی ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 24 ؍مارچ 1989ء کو جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ:

’’وہ خدا جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کو گواہ ٹھہرا کر کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے پیار اور محبت کے ساتھ واضح اور کھلی کھلی آواز میں اس صدی کا پہلا الہام مجھ پر نازل کیا کہ ’’السلام علیکم ورحمۃ اللہ‘‘ تا کہ میں اسے تمام دنیا کی جماعتوں کے سامنے پیش کر سکوں۔...

مجھے کامل یقین ہے کہ یہ سلام ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی پیدا نہیں ہوئے، ان احمدیوں کو بھی پہنچے گا جو ابھی احمدی نہیں ہوئے۔ اُن قوموں کو بھی پہنچے گا جن تک ابھی احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا۔ آئندہ سو سال میں احمدیت نے جو ترقی کرنی ہے ہم ابھی اس کا تصوّر بھی نہیں باندھ سکتے۔ لیکن یہ میں جانتا ہوں کہ دنیا میں جہاں بھی احمدیت پھیلے گی ان سب کو اس سلام کا تحفہ ہمیشہ ہمیش پہنچتا رہے گا مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خدا تعالیٰ تقویٰ کی نئی لہر اس صدی کے لئے بھی جاری کرے گا اور رحمتوں کے نئے پیغام آئندہ صدی کے لئے خود پیش فرمائے گا۔‘‘

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 4 ؍اپریل 1989ء)

اس کے بعد اب تک ہم میں سے ہر شخص یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ گزشتہ 28 سالوں میں یعنی صرف ایک چوتھائی صدی میں جماعت کس طرح سرعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے نیچے روز افزوں ترقی کی منازل طے کرتی چلی جا رہی ہے۔ ایک طرف قومیں اس میں داخل ہو رہی ہیں اور دوسری طرف دنیا کی بڑی بڑی سلطنتوں کی پارلیمنٹس خلیفۃ المسیح کے سامنے بیٹھ کر اس سے امن و رحمت کی تعلیمات سن رہی ہیں۔

خلافت اللہ تعالیٰ کی ہستی کی زندہ دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

’’سَنُرِيْهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِيْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

شَهِيدٌ ‘‘ (حٰمٓ السجدہ:54)

کہ ہم ضرور انہیں آفاق میں بھی اور ان کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشان دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ کیا تیرے ربّ کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر نگران ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے نشانوں کے ذریعہ خلافت کی وساطت سے جماعت پر ظاہر ہوتا ہے۔ آج وہ صرف اور صرف خلافت سے وابستہ گھروں میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔ خلافت کی برکت سے ہر احمدی گھر میں اس کی محبت کے نشان موجود ہیں جو اس کی ہستی کے زندہ نشان ہیں۔ احمدی گھروں میں اللہ تعالیٰ خود اترتا ہے اور ان کے ایمانوں کو تقویت عطا کرتا ہے۔

یہی نہیں قومیں بھی اس خلافت کی وساطت سے اللہ تعالیٰ کی برکتوں سے حصہ لیتی ہیں۔ یہ باتیں بے دلیل نہیں ہیں۔ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب جن کے سر پر تاجِ خلافت دمکتا ہے، 1977ء میں جب سکول کے پرنسپل کی حیثیت سے غانا جا رہے تھے۔ روانگی سے ایک دن قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے آپ کو بلایا اور فرمایا: ’’**مسرور! تم غانا جا رہے ہو۔ تم جہاں قدم رکھو گے زمین خزانے اگلے گی۔**‘‘

یہ ایک پیشگوئی تھی جو اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو منصب خلافت پر سرفراز فرمایا۔

2004ء میں جب حضور انور نے امیر صاحب غانا کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب میں نے غانا میں قدم رکھ دیئے ہیں۔ اب غانا کو فتح کریں۔ چنانچہ وقت گواہی دیتا ہے کہ غانا کی جماعت عظیم الشان فتوحات کے دور میں داخل ہوئی ہے۔ اور وہاں نئے انقلابات کے دروازے کھل رہے ہیں۔

لیکن جو زمین کے خزانے اگلنے والی بات تھی اس لحاظ سے بھی غانا کی سرزمین ان مبارک قدموں کی برکت سے محروم نہیں رہی۔ اہل غانا نے بھی ان قدموں کی برکت کا ایک ایسا نظارہ دیکھا جس سے اس کی آئندہ صدیاں بھی فیضیاب ہوتی رہیں گی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اسی سفر کے دوران اہلِ غانا کو بشارت دی کہ:

’’غانا کی زمین سے تیل نکلے گا۔‘‘

چنانچہ جب 2008ء میں حضور انور خلافت جوبلی کے موقع پر دوبارہ غانا تشریف لے گئے تو غانا کے صدرِ مملکت نے ملاقات کے دوران حضور انور سے کہا کہ

’’حضور کی ہمارے ملک کے لئے دعائیں قبول ہو رہی ہیں۔ حضور نے اپنے گزشتہ دورہ کے دوران فرمایا تھا کہ ’غانا کی زمین میں تیل ہے اور یہاں سے تیل نکلے گا‘۔ حضور انور کی یہ دعا بڑی شان سے قبول ہوئی اور گزشتہ سال غانا سے تیل نکل آیا۔‘‘

چنانچہ اس حوالہ سے گھانا کے مشہور نیشنل اخبار Daily Graphic نے لکھا کہ خلیفۃ المسیح نے اپنے دورہ گھانا 2004ء کے دوران گھانا میں تیل کی دریافت پر بڑے پرزور طریق سے اپنے یقین کا اظہار کیا تھا اور یہی یقین گزشتہ سال حقیقت میں بدل گیا۔ اور گھانا کی سرزمین سے تیل نکل آیا۔

پس خلیفۃ المسیح کی دعاؤں سے ملک اور قومیں بھی فیضیاب ہو رہی ہیں۔ کیا اپنے اور کیا بیگانے سبھی ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔ اور خلافت کی برکت سے فیض پاتے ہیں۔ قبولیتِ دعا کے راز اور اس کے نشان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ وقدرت میں ہے اور یہ قدرت وہ اپنے سچے خلیفہ کے ہمراہ کرتا ہے اور اس کے ذریعہ اپنی ہستی کے ثبوت فراہم کرتا ہے۔ اس کی ہستی کے یہ ثبوت تقریباً ہر احمدی گھرانے میں موجود ہیں۔

بیٹے کی عطا

☆ جلسہ سالانہ جرمنی 2014ء میں بلغاریہ کے ایک مخلص نو احمدی دوست Etem صاحب اپنی فیملی کے ہمراہ شامل ہوئے۔ موصوف نے چند سال قبل عیسائیت سے اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن ان کی بیوی نے بیعت نہیں کی تھی۔

ان کی اہلیہ کا کہنا تھا کہ ان کی تین بیٹیاں ہیں۔ اگر انہیں بیٹا مل جائے تو وہ بھی احمدی ہو جائیں گی۔ موصوفہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ اگلے سال جب وہ دوبارہ جلسہ میں آئیں تو ساتویں مہینہ میں امید سے تھیں۔ ملاقات کے دوران انہوں نے بچے کے لئے نام رکھنے کی درخواست کی تو حضورِ انور نے صرف لڑکے کا نام ’جاہد‘ تجویز فرمایا۔

جلسہ سے واپس جا کر موصوفہ نے مبلغ سے کہا کہ ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ لڑکی ہے اس لئے حضورِ انور کی خدمت میں دوبارہ درخواست کریں کہ لڑکی کا نام تجویز فرمائیں۔

اس پر مبلغ نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ اگر بیٹا ہوا تو احمدی ہو جاؤں گی۔ اور حضورِ انور نے بھی صرف بیٹے کا نام تجویز فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ بیٹا ہی ہوگا۔ ڈاکٹر جو چاہیں کہیں، ان کی مشینیں جو چاہیں ظاہر کریں لیکن اب آپ کا بیٹا ہی ہوگا کیونکہ خلیفۃ المسیح نے بیٹے کا نام رکھا ہے۔ یہ سن کر کہنے لگیں کہ میں تو پہلے ہی احمدی ہو چکی ہوں۔

چنانچہ جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بیٹے سے ہی نوازا۔ وہ جلسہ کے موقع پر اس بیٹے کو ساتھ لے کر آئی تھیں اور لوگوں کو بتا رہی تھیں کہ دیکھو! یہ خلیفہ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا نشان ہے۔

☆ مکرم محمد عثمان چینی صاحب تحریر فرماتے ہیں: (یہ کوئی 83-1982ء کی بات ہے)

’’ایک دفعہ چین کے سالِ نو کے موقع پر حضورؒ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) نے چینی طلبہ کو جو پنجاب یونیورسٹی میں پڑھتے تھے، ربوہ بلایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے منکر تھے، دہریہ تھے۔ ان کی خوشی کے اس تہوار کو تین دن تک منایا گیا۔ انہیں تحفے دیئے اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس موقع پر جماعت کے بہت سارے دوست بھی شامل ہوئے جن میں لاہور کے ایک احمدی مقبول احمد صاحب بھی تھے۔ ان کے ہاں نرینہ اولاد نہیں تھی۔ ایک چینی طالب علم نے مقبول صاحب سے کہا تھا کہ آپ کے گھر لڑکا پیدا ہو جائے تو ہم مان لیں کہ خدا موجود ہے۔ ہم نے حضورؒ کی خدمت میں اس بارہ میں دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضورؒ کی دعا قبول فرمائی اور مقبول صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو اس وقت لندن میں اپنے والدین کے ساتھ مقیم ہے۔‘‘

(ماہنامہ تحریک جدید سیّدنا طاہر نمبر۔ ستمبر، اکتوبر 2008ء)

بارش کا رکنا

☆ 2004ء افریقہ کے دورہ کے دوران جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نائیجیریا سے بینن پہنچے اور مشن ہاؤس میں آمد ہوئی تو عصر کا وقت تھا۔ شدید موسلا دار بارش ہو رہی تھی۔ نماز کے لئے صحن میں مارکی لگائی گئی تھی جو چاروں طرف سے کھلی تھی اور اس شدید بارش کی وجہ سے وہاں نماز کی ادائیگی ممکن نہ تھی۔

حضور انور نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور فرمایا دس منٹ بعد نماز پڑھیں گے۔ ابھی دو تین منٹ ہی گزرے تھے کہ یک دم بارش تھم گئی۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے دھوپ نکل آئی اور اسی مارکی کے نیچے نماز کا انتظام ہوگیا۔

☆ مکرم سیّد ندیم احمد شاہ (پاشا) آف ہنسلو (جو حضورؒ کے خالہ زاد محترم سیّد عبداللہ شاہ صاحب کے بیٹے ہیں) قبولیت دعا کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

’’ایک مرتبہ جب ہنسلو مشن ہاؤس (یوکے) کی چھت پڑنے والی تھی۔اس دن بارش شروع ہوگئی جو بند ہونے کا نام نہ لیتی تھی۔ کنسٹرکٹر نے وقت کے حساب سے پیسے تو لے لینے تھے۔اس لئے وہ بارش کے عذر کی وجہ سے کام بند کر کے وہیں کھڑے تھے۔ان کے عذر سن کر میں نے انہیں کہا:’’تم تھوڑا انتظار کرو میں ابھی بارش رُکوا کر آتا ہوں۔‘‘یہ بات چونکہ اچانک میرے منہ سے نکلی تھی اور بہت بڑی بات تھی،اس لئے مجھے اُسی وقت پریشانی بھی شروع ہو گئی۔میں نے فوراً پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو فون کیا کہ مجھے فوری طور پر حضور سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔حضورؒ نے فون اٹھایا اور فرمایا:’’کیوں ندیم کیا ضروری بات ہے؟‘‘میں نے سارا واقعہ بتایا اور عرض کی کہ میں نے یہ بات بھی کہہ دی ہے اور اب حضور کی دعا کی شدید ضرورت ہے۔حضورؒ نے فرمایا:’’اب ظہر کا وقت ہے۔میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں۔تم بھی جاؤ اور نماز پڑھو۔‘‘

ندیم شاہ صاحب کہتے ہیں:’’میں نے ہنسلو مسجد میں موجود لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی اور جب باہر نکلا تو دیکھا کہ بارش بند، بادل غائب اور سورج نکلا ہوا تھا۔جب میری نظر کنسٹرکٹر پر پڑی تو وہ سر پکڑے کھڑا تھا، کہنے لگا کہ مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کہ یہ تم نے کیسے کیا ہے؟‘‘

اندازہ کریں کہ احمدی اپنی زندگیوں میں بارش کی طرح کثرت سے نازل ہونے والے الٰہی نشانات اور قبولیتِ دعا کے ذاتی واقعات سے ایسے یقینِ کامل پر قائم ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں:

اب دیکھو آ کے در پہ ہمارے وہ یار ہے

کینسر سے شفا

☆ ملک الجزائر سے تعلق رکھنے والی ایک نو احمدی خاتون نادیہ کاظمی صاحبہ نے حضور انور سے ملاقات میں اپنی والدہ کی کینسر کی بیماری کے لئے دعا کی درخواست کی جس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صحت دے گا اور فضل کرے گا۔اور ساتھ ہی حضور انور نے ان کی والدہ کے لئے ایک اَلَیْسَ اللّٰہ والی انگوٹھی بھی دی جو ان کی والدہ نے پہن لی۔

کچھ عرصہ بعد جب ان کی والدہ چیک اپ کے لئے گئیں تو ڈاکٹر نے بتایا کہ ان کو اب کسی قسم کے ٹیسٹ یا کیموتھراپی کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کی صحت اب کینسر ہونے سے پہلے کی صحت سے بھی زیادہ اچھی اور بہتر ہے۔

خلیفۃ المسیح کی دعا کی قبولیت کے اس نشان نے ان کے سارے خاندان کے دلوں کو بدل دیا اور اس نشان کو دیکھ کر 36 افراد پر مشتمل سارا خاندان بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گیا۔

یہ تو چند نمونے ہیں جو مشتے از خروارے کے مصداق ہیں۔اگر تفصیل سے دیکھیں تو خلافت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم سے معمور تجلّیات آسمانِ احمدیت پر محیط ہیں۔جماعتی کاموں میں غیر معمولی برکتوں کا نزول، افرادِ جماعت کے اموال اور نفوس میں برکتیں، کاروباروں میں وسعتیں، امتحانوں میں کامیابیاں، مقدمات سے رہائی، اسیری سے رہائی، سزائے موت سے نجات، وغیرہ وغیرہ بے شمار پہلو ہیں جن میں خلافت کی برکت سے الٰہی تجلّیات جلوہ گر ہیں۔

سامعین!

اب آخر میں اسی نشان کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جس کا ذکر خاکسار نے اس تقریر کے شروع میں کیا تھا اور جس کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے تحریری طور ہوا اور اس نشان نے آپؑ کے وقت سے لے کر اب تک ہر خلافت کے ساتھ ساتھ چل کر یہ فعلی شہادت مہیّا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ صرف اِس خلافت کے ساتھ ہے اور یہ خلافت اس کی ہستی کا زندہ و پائندہ ثبوت ہے۔حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:

’’اِنِّی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ الْوِلَایَۃِ کَمَا کَانَ سَیِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلٰی مَقَامِ الْخَتْمِ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَ اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ۔لَا وَلِیَّ بَعْدِی اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّی وَ عَلٰی عَھْدِیْ‘‘ (خطبہ الہامیہ۔روحانی خزائن،جلد 16،صفحہ 69،70)

ترجمہ: میں اسی طرح ولایت کے مقامِ ختم پر فائز ہوں جس طرح میرے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نبوّت کے مقامِ ختم پر فائز تھے۔آپؐ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے طریق پر ہو۔

یہ تحریر حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کو خاتم الخلفاء ثابت کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص قدرت سے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ مہر خلافت پر ثبت ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شہادت نے ثابت کیا ہے کہ خلافت آپؑ کا عہد ہے کہ اب خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان، اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کا حصول صرف اور صرف حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی بیعت میں آ کر آپ کی خلافت کے ساتھ وابستہ ہونے سے ہے۔اللہ تعالیٰ کی اس خاص تقدیر کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’اگلی صدی کے مجدد کی ہر ایک کو تلاش کرنی چاہئے۔لیکن ہر آنے والی صدی کے سر پر جو شخص مجدد کی تلاش میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جو آخری ہزار سال کے مجدد ہیں) کے علاوہ کوئی ایسا چہرہ دیکھتا ہے جو آپؑ کا خلیفہ نہیں، آپؑ کے ظلّ کا نہیں وہ سچے مجدد کا چہرہ نہیں دیکھتا۔ ...، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ایمان کی اور اعمالِ صالحہ کی شرط پوری کرتے رہنا تمہیں قدرتِ ثانیہ کے مظاہر یعنی خلافتِ راشدہ کا اللہ تعالیٰ قیامت تک وعدہ دیتا ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ 27 اکتوبر 1968۔ماہنامہ انصار اللہ فروری 1969ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہٗ اللہ تعالیٰ خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ خلافت شروع ہونا ہے یا ہونا تھا، یہ دائمی ہے اور **یہ الٰہی تقدیر ہے اور الٰہی تقدیر کو بدلنے پر کوئی فتنہ پرداز بلکہ کوئی شخص بھی قدرت نہیں رکھتا**۔یہ قدرتِ ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ تعالیٰ قائم رہنا ہے۔ ... یہ دائمی دور بھی آپ ﷺ ہی کی پیشگوئی کے مطابق ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

وہ لوگ جو خلافت سے منقطع ہو کر، اس سے اپنا تعلق ختم کر کے کسی اور روحانی سلسلہ کی تلاش میں سرگرداں ہوتے ہیں، ان کے سامنے اس الٰہی تقدیر کو بیان کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مر جائیں تو نامرادی کی حالت میں مریں گے اور کسی مجدّد کا منہ نہیں دیکھیں گے۔ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں اور ان کی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، خدا کی قسم! خلافتِ احمدیہ کے سوا کہیں اور مجدّدیت کا منہ نہیں دیکھیں گی۔یہی وہ تجدید کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے جو ہر صدی کے سر پر ہمیشہ جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا جائے گا۔‘‘

(ماہنامہ خالد ربوہ۔مئی 1994ء صفحہ 4 بحوالہ صد سالہ خلافتِ احمدیہ جوبلی نمبر جماعت احمدیہ جرمنی)

(باقی صفحہ 30)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اکتالیسویں جلسہ سالانہ 2017ء کے موقع پر

معزز مہمانوں کے خطابات

نمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف

مورخہ 7 جولائی 2017ء

Parliamentary Friends Association Award

پہلے دن کے اجلاس میں سوا چھ بجے مکرم محمد آصف افضل خاں صاحب سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے مذکورہ بالا ایسوسی ایشن کا تعارف کروایا اور بتایا کہ اب تک ساٹھ ممبران پارلیمنٹ اس میں شامل ہو چکے ہیں۔اس موقع پر درج ذیل تین معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور جماعت احمدیہ کے لئے بنیادی انسانی حقوق کے حوالہ سے اُن کی گراں قدر خدمات کا ذکر کیا۔ یہ تینوں شخصیات ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کینیڈا سے خلوص کا رشتہ رکھتی ہیں۔

1. Hon. Judy Sgro, MP - Chair Person of PFA of AMJ
2. Deb Shulte, MP - Associate Chair of PFA of AMJ
3. Jim Karygiannis , ex. MP and Present City Councillor Toronto

چند تعارفی کلمات کے ساتھ دونوں خواتین نے احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا کی پارلیمنٹری فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کے ”احمدیہ آرڈر آف فرینڈ شپ ایوارڈ“ کے افتتاح کا اعلان کیا اور بتایا کہ یہ ایوارڈ ایسی شخصیات کو دیا جائے گا جو مختلف کمیونیٹیز اور لوگوں میں امن، دوستی ،تعاون اور باہم اتفاق کے لئے نمایاں کردار ادا کریں اس ایوارڈ کے پہلے حقدار سکاربرو کے سٹی کونسلر Jim Karygiannis قرار پائے ۔ جم نے یہ ایوارڈ قبول کرتے ہوئے مختصر تقریر کی اور اِس عزت افزائی کے لئے جماعت احمدیہ کینیڈا اور فرینڈ شپ ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کیا۔

مورخہ 8 جولائی 2017ء

دوسرے دن کے شام کے اجلاس میں تقریباً 5 بجے محترم آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے معزز مہمانوں کا تعارف کرواتے ہوئے اُن کو باری باری خطاب کی دعوت دی۔

Arif Virani MP

پارلیمنٹری سیکرٹری/وفاقی وزیر عزت مآب عارف ویرانی کا خطاب

سب سے پہلے آنریبل عارف ویرانی تشریف لائے آپ کے ہمراہ مندرجہ ذیل تین ممبران پارلیمنٹ بھی اسٹیج پر تشریف لائے:

Yasmin Ratansi یاسمین راتنسی، ممبر آف پارلیمنٹ

Iqra Khalid اقراء خالد، ممبر آف پارلیمنٹ

Salma Zahid سلمیٰ زاہد ممبر آف پارلیمنٹ

عزت مآب عارف ویرانی نے فرمایا کہ مجھے آج آپ کے ساتھ اِس جلسہ میں شامل ہو کر اور کینیڈا کی حکومت کی جانب سے مبارک باد اور نیک تمناؤں کا پیغام پہنچا کر، خوشی اور فخر محسوس ہو رہا ہے۔کینیڈا میں بسنے والے تمام دنیا کے لوگوں کی تہذیبوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہاں مل کر رہنے سے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور آپ کی جماعت اسلام کی حقیقی تعلیم کو ہم تک پہنچانے اور احمدیت کے بارے میں اپنا نقطہ نظر واضح کرنے میں بہت مدد کرتی ہے۔اس کے لئے ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔

اپنے ساتھ آئے ہوئے ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم سب اکتالیسویں جلسہ سالانہ اور کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی پچاسویں سالگرہ کی خوشیوں میں شامل ہونے کے لئے آئے ہیں۔اُنہوں نے فرمایا کہ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کی جماعت وان اور کیلگری میں کینیڈا ڈے کے بڑے بڑے اجتماع منعقد کرتی ہے اِس کے علاوہ کینیڈا کے تمام بڑے شہروں میں بھی آپ نے کینیڈا ڈے بڑے جوش وجذبہ اور ولولہ سے منایا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ملٹی کلچرل ازم کے پارلیمنٹری سیکرٹری کی حیثیت سے میری ذمہ داری ہے کہ میں اُن رکاوٹوں کو دور کروں جو ہمارے درمیان ہیں اور مجھے وزیر اعظم نے ہدایت دی ہے کہ میں مختلف طبقوں میں ہم آہنگی اور مفاہمت کی فضا پیدا کرنے میں مدد کروں۔لیکن میں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اِس اہم معاملہ میں پہلے ہی سے ہراول دستے کا کام کر رہی ہے۔آپ کے نعرے آپ کے جذبات کی عکاسی کر رہے ہیں اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ جماعتی طور پر رواداری اور یک جہتی کو فروغ دینے کے لئے کر رہے ہیں وہی سب کچھ ہم حکومتی طور پر کر رہے ہیں۔یہی ہم نے مختلف جماعتوں اور گروہوں سے سیکھا ہے اور یہی ہم نے جماعت احمدیہ سے سیکھا ہے، جس کے لئے ہم آپ کے شکر گذار ہیں۔

خطاب کے آخر میں آپ نے وزیر اعظم کینیڈا کا اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی پیغام تہنیت پڑھ کر سُنایا۔

Mi'kmaq Membertou Community of Nova Scotia کے ممبر جیف وارڈ کا خطاب

Jeff Ward جیف وارڈ کینیڈا کے قدیم آبائی باشندوں کی

کمیونٹی کے معروف ممبر ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کینیڈا میں شرکت کے لئے نواسکوشیا سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنی کمیونٹی کے چیف Terrance Paul کی جانب سے خیر سگالی کا پیغام لایا ہوں جو پچھلے 36 سال سے ہمارے چیف ہیں اور جنہیں حال ہی میں آرڈر آف کینیڈا کا ایوارڈ دیا گیا ہے۔ جو گیت میں نے اپنی زبان میں گایا وہ ایک قدیم نغمہ ہے۔ یہ دائرے میں رقص کا گیت ہے۔ اِس میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اکٹھے مل کر چلنے کی بات کی گئی ہے اور آج ہم یہاں یہی عمل دُوہرا رہے ہیں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم سب مل کر نیک مقاصد کے لئے دُعا کریں۔

مسٹر جیف وارڈ نے فرمایا کہ یہ امر میرے لئے باعث افتخار ہے کہ ہم آج اکٹھے دُعاؤں میں شامل ہیں۔ میں آپ سب کو اپنی کمیونٹی کے آئندہ اجتماع میں آنے کی دعوت دیتا ہوں۔

Six Nations of the Grand River
کی چیف ایوا ہل کا خطاب

Six Nations of the Grand River بھی کینیڈا کی قدیم آبائی باشندوں کی معروف کمیونٹی ہے۔ جس میں چھ آبائی قومیں شامل ہیں۔ Chief Eva Hill مس آوا ہل 2013ء میں اِس کمیونٹی کی 56ویں چیف منتخب ہوئیں۔ آپ نے جلسہ میں دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ شاید آپ کو یاد ہو کہ دو سال قبل بھی میں جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی تھی اور مجھے آپ سے باتیں کرنے کا موقع ملا تھا اور آج یہاں آ کر پھر آپ سے بات کرنے کی بہت خوشی ہے، چیف کی حیثیت سے میں اپنی بہت سی ملاقاتوں میں آپ کے ساتھ گزارے ہوئے لمحات کا ذکر کرتی ہوں اور بتاتی ہوں کہ دنیا کی مختلف تہذیبوں کے بارہ میں جاننا کتنا ضروری ہے، مس ایوا نے حاضرین کو قدیم آبائی باشندوں کے بارہ میں جاننے کی دعوت دی۔

آپ نے ہیومینٹی فرسٹ کے فلاحی کاموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بڑی حیرت انگیز بات ہے کہ ہیومینٹی فرسٹ کے رضا کار جن میں نوجوان اور عمر رسیدہ دونوں شامل ہیں۔ دنیا کے دور دراز علاقوں میں جا کر ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ قدیم آبائی باشندوں کی کمیونٹی ایسے فلاحی کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور خود کمیونٹی بھی ایسے کاموں میں مشغول رہتی ہے۔

آپ نے قدیم آبائی باشندوں کی کمیونٹی کے بارہ میں جاننے اور غلط فہمیوں کو دور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہماری کمیونٹی نے نئے آنے والوں کو ہمیشہ خوش آمدید کہا ہے۔ ہماری کمیونٹی نے ہزاروں سال پہلے نئے آنے والوں کو خوش آمدید کہا اور آبادکاری میں مدد کی۔ ہم مسلم کمیونٹی کو بھی خوش آمدید کہتے ہیں اور اُن کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ ہم قدیم آبائی باشندوں کے لئے، عدل و انصاف کے حصول کی کوشش میں، آپ کی مدد کے خواہاں ہیں۔

جناب محمد فیّاض صاحب
ممبر لیجسلیٹو اسمبلی آف سیسکاچوان کا خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محمد فیّاض صاحب پہلے احمدی مسلمان ممبر ہیں جو صوبہ سیسکاچوان کی لیجسلیٹو اسمبلی میں 2016ء میں منتخب ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں چونکہ میزبان بھی ہوں لہٰذا تمام مہمانوں کو جلسہ سالانہ پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ گذشتہ سالوں کے جلسہ میں خاکسار بھی اپنی ڈیوٹیاں دیتا رہا ہے۔ لیکن جو اعلیٰ اقدار میں نے جماعتی ماحول میں سیکھیں وہ میری کاروباری اور سیاسی زندگی میں ہمیشہ کام آئیں۔ مجھے پاکستان کے ایک چھوٹے سے قصبہ کی رہائش اور پھر وہاں سے اجتماع پر ربوہ جانا آج بھی یاد ہے۔ خاص طور پر وہ وقت جو ہم جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلباء کے ساتھ گزارتے تھے۔ اُس وقت ہمیں احساس بھی نہیں تھا کہ ہم کتنی تربیتی منازل طے کر رہے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ پاکستان ہو یا کینیڈا جماعتی اقدار میں تبدیلی نہیں آتی۔ ہم برکاتِ خلافت کے سائے میں ہیں اور یہ اعلیٰ اقدار ہماری روزمرہ زندگی میں مشعل راہ ہیں۔ ہمیں کینیڈین ہونے پر فخر ہے اور ہر احمدی اِس ملک کے وقار کا پاسبان ہے۔ جس کا مظاہرہ ہم نے یکم جولائی کو کینیڈا کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کے موقع پر کیا۔

خطاب کے آخر میں آپ نے قدیم آبائی باشندوں کے تمام گروہوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے کینیڈا میں نئے آنے والوں کے لئے فرش راہ بچھائی اور مہاجرین کی آبادکاری میں خندہ پیشانی کا مظاہرہ کیا۔ آپ نے کہا کہ اب وقت ہے کہ ہم اُن کا قرض چکائیں اور ہر سطح پر اُن کی مدد کے لئے آواز اُٹھائیں۔

سیٹیزن شپ اور امیگریشن کی صوبائی وزیر
Laura Albanese کا خطاب

آپ نے جماعت احمدیہ مسلمہ کینیڈا کو اکتالیسویں جلسہ سالانہ کے انعقاد پر دلی مبارک باد پیش کی اور فرمایا کہ اِس جلسہ میں شمولیت میرے لئے باعث فخر ہے اور 2007ء میں اپنے انتخاب کے بعد میں ہر سال اِس جلسہ میں شامل ہوتی ہوں اور ہر سال کچھ نیا سیکھتی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پچھلا سال ایک خاص اہمیت کا حامل تھا جب جماعت احمدیہ کی پوری دنیا کے روحانی پیشوا جلسہ میں تشریف لائے۔ یہ بڑا خاص موقع تھا اور تما م اقوام سے انصاف کے جو حقائق و معارف اُنہوں نے بیان کئے اور اسلام میں عورت کے مقام پر جو باتیں اُنہوں نے کیں وہ بہت اہم تھیں۔ ہینکڑوں شامی مہاجرین نے پہلی بار اِس جلسہ میں شامل ہو کر مذہبی آزادی کے ماحول میں جلسہ کا لطف اُٹھایا۔

آخر میں آپ نے ایک بار پھر اِس ملک کی ترقی میں جماعت احمدیہ کی مسلسل کوشش اور لگن کا شکریہ ادا کیا اور صوبہ اونٹاریو کی وزیر اعلیٰ کی جانب سے مبارک باد اور جلسہ کے لئے نیک تمناؤں کا پیغام پڑھ کر سُنایا۔

6 بج کر 5 منٹ پر مکرم مولانا اسحاق فونسیکا مشنری مانٹریال کی ''حضرت عمرؓ کی خلافت'' کے موضوع پر تقریر کے بعد محترم آصف خاں صاحب نے کچھ مزید مہمانوں کو خطاب کی دعوت دی۔

کینیڈین مسلم ووٹ کے صدر
Moe Ladha کا خطاب

کینیڈین مسلم ووٹ ایک غیر نفع بخش مسلم تنظیم کا نام ہے۔

جو کینیڈین حکومت میں ہر سطح پر سیاسی رشتے قائم کر کے جمہوری عمل میں شامل ہوتی ہے۔ تنظیم کے صدر Mr.Mo Ladha نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے تنظیم کی جانب سے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ کینیڈا میں مسلم تنظیموں کی مضبوطی عام فلاحی کاموں میں حصہ ڈال کر مثبت تبدیلی لانے سے ہی ممکن ہے جو کینیڈا کی مضبوطی کا منبع اور سرچشمہ ہے اور ہمارے کمیونٹیز کے تنوع میں پایا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ کی قیادت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ جیسے مواقع فراہم کر کے آپ کی جماعت باہم تنوع کی عملی صورت پیدا کرتی ہے۔

دنیا کی غیر یقینی صورت حال کے حوالہ سے آپ نے فرمایا کہ کینیڈا میں باہمی مضبوطی کے اظہار کی ضرورت اب پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے جہاں رنگ و نسل اور مذہب و ملت کی منافرت سے پاک ہو کر ہم سب کو فلاح عام کے لئے ایک عالمی کمیونٹی بننے کی ضرورت ہے۔

احمدیہ پارلیمنٹری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے ایسوسی ایٹ چیئر اور وفاقی ممبر پارلیمنٹ

Hon. Raj Grewal کا خطاب

آنریبل راج گریوال جو ممبر پارلیمنٹ کے علاوہ احمدیہ پارلیمنٹری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے ایسوسی ایٹ چیئر بھی ہیں، خطاب کے لئے تشریف لائے، آپ کے ہمراہ مندرجہ ذیل تین ممبران پارلیمنٹ بھی اسٹیج پر تشریف لائیں۔

Ruby Sahota روبی سہوتا ممبر آف پارلیمنٹ

Kamal Khera کمال کھیرا ممبر آف پارلیمنٹ

Sonia Sidhu سونیا سدھو ممبر آف پارلیمنٹ

آپ نے فرمایا کہ مجھے آج احمدیہ پارلیمنٹری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے نائب صدر کی حیثیت سے اپنے گروپ کے ہمراہ جلسہ سالانہ میں آ کر بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔

کینیڈا ڈے کے 150 سال منانے کی تقریب میں جماعت احمدیہ نے بھرپور حصہ لیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بریمپٹن کے تمام ممبرز آف پارلیمنٹ جماعت احمدیہ کے تعاون کے تہہ دل سے مشکور ہیں۔ آنریبل راج گریوال کے بعد آپ کے ساتھ آنے والے تینوں ممبران پارلیمنٹ نے حاضرین جلسہ سے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ سے اپنے خلوص کا اظہار کیا اور جلسہ سالانہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کی دعا کی۔

بیلیز کے ممبر پارلیمنٹ اور حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر

آنریبل کریم موسیٰ کا خطاب

آنریبل کریم موسیٰ نے نعروں کی گونج میں فرمایا کہ میں بیلیز سے آپ کے لئے نیک تمنائیں لے کر آیا ہوں، یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ آپ نے مجھے اِس جلسہ سالانہ میں مدعو کیا اور شمولیت کا شرف بخشا۔ مجھے بیلیز شہر کے میئر، کونسل اور عوام کی طرف سے تہنیتی پیغام پہنچانے کی سعادت ملی۔ اور یہ بھی ایک اعزاز ہے کہ جماعت احمدیہ مسلمہ نے 2013ء میں بلیز شہر میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

آپ نے فرمایا کہ ایک ایسے دور میں جب دنیا کساد بازاری کا شکار ہے آپ کی جماعت نے ہمارے ملک میں نہائیت عاجزی لیکن پُر جوش انداز میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پیش کیا۔ آپ کا فلسفہ ہے کہ ضرورت مندوں اور محروموں کی مدد کی جائے خواہ وہ تعلیم و تربیت کا میدان ہو، بھوک و افلاس ہو یا حوادث کی آندھیاں ہوں، آپ ہر میدان میں مردہ دلوں کو جلا بخشنے کا عزم رکھتے ہیں۔ دنیا کے مسائل اور منفی رجحانات کے باوجود آپ کی جماعت کی کامیابی اِس بات کا ثبوت ہے کہ باہمی محبت اور اعلیٰ اخلاق قوموں کو اکٹھا کر سکتے ہیں۔ آپ نے جماعت احمدیہ کینیڈا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے محترم امیر صاحب کینیڈا کو تحائف پیش کئے۔

بیلیز شہر کے کونسلر Dion Leslie کا خطاب

Doin Shawn Leslie نے جلسہ سالانہ کی مبارک باد اور شکریہ کے کلمات کے بعد فرمایا کہ جس دن سے ہماری کونسل اور شہر کو یہ خبر ملی کہ جماعت احمدیہ بیلیز میں محبت اور بھائی چارے کی تعلیم پھیلانے کے عظیم الشان کام کرنا چاہتی ہے اور آپ نے جماعت کے لئے مشن ہاؤس قائم کیا ہے اُسی دن سے آپ نے ہمارے شہر اور ملک میں انسانی ہمدردی کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے۔ مثلاً ہر سال نئے سال کی تقریبات کے بعد صفائی کا رضا کارانہ کام، عوام کے لئے انٹرنیٹ کیفے کا آغاز، تعلیمی اداروں سے تعاون، احمدیہ باسکٹ بال لیگ کا انعقاد اور سب سے اہم قدرتی آفات سے بچاؤ میں مدد۔ گزشتہ سال جب بیلیز میں طوفان آیا تو احمدیہ مشن ہاؤس نہ صرف پناہ گاہ کے طور پر استعمال ہوا بلکہ طوفان تھمنے کے بعد متاثرہ خاندانوں کی خوراک کے ذریعہ مدد بھی کی گئی۔

ہم نے بیلیز شہر میں ہر احمدی بھائی اور بہن کو نہ صرف آپس میں بلکہ تمام تضادات سے آزاد ہو کر دوسروں میں بھی ہمدردیاں بانٹتے ہوئے دیکھا ہے، انسانیت سے اِس درجہ محبت کی وجہ سے میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ کے مشن کے ذریعہ بیلیز خوش قسمت ملکوں میں شامل ہو گیا ہے اور ہم اِس کے شانہ بشانہ کام جاری رکھیں گے۔

رچمنڈ ہل کے میئر

His Worship David Barrow کا خطاب

رچمنڈ ہل جو وان شہر کے پڑوس میں واقع ہے کے میئر David Barrow گذشتہ کئی سالوں سے جلسہ سالانہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں ایک بار پھر یارک ریجن اور اپنی کمیونٹی کی طرف سے 41ویں جلسہ سالانہ کینیڈا کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں اِس جلسہ کا بنیادی مقصد روحانی فائدہ حاصل کرنا ہے اور اُس کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرہ میں امن اور بین المذاہب ہم آہنگی کی ترویج کے لئے مزید علم حاصل کرنا بھی ہے۔ اِس جلسہ میں ہم مسکراہٹیں بکھیرتے ہیں، اچھی

باتوں کی تشہیر کرتے ہیں اور اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔یہی اِس جلسہ کا مقصد ہے۔میں اُمید کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ ہم اِس مقصد کو پالیں اور ہمارا نعرہ جماعت احمدیہ کی قیادت میں اِس عظیم ریجن، اِس صوبہ اور اِس ملک میں پھیل جائے۔

Bradford West Gwillimbury کے میئر
His Worship Robert Keffer کا خطاب

Bradford، مسجد بیت الاسلام کے شمال میں ایک قصبہ ہے جہاں جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے آئندہ منصوبوں کے لئے ایک وسیع قطعہ اراضی خرید رکھا ہے جو اکثر اوقات اجتماعات کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اِس کے میئر جماعت میں بخوبی جانے پہچانے جاتے ہیں اور اکثر جماعتی تقریبات میں شامل ہوتے ہیں۔آپ کے ساتھ شہر کے کونسلر راج سندھو بھی تشریف لائے۔آپ نے اپنے خطاب میں کچھ دن قبل کینیڈا ڈے پریڈ میں جماعت احمدیہ کی بھرپور شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعتی نعروں ''محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں'' اور ''حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے'' کی سارے ملک میں خوب تشہیر ہوئی ہے۔

آپ نے Run for BWG کی دوڑ میں جماعتی تعاون کو بھی سراہا اور فرمایا کہ جماعت شہر کی تمام تقریبات میں بھرپور حصہ لیتی ہے۔نیز Leisure Centre کے لئے مدد کا بھی شکریہ ادا کیا۔

صوبائی اسمبلی کے ممبر اور صوبائی ٹرانسپورٹیشن کے وزیر
Hon. Steven Del Duca کا خطاب

اونٹاریو کے صوبائی وزیر اور وان کے حلقہ سے منتخب ممبر پارلیمنٹ Steven Del Duca جو جماعت کی ہر اہم تقریب میں شامل ہوتے ہیں آج کے جلسہ میں مندرجہ ذیل ساتھیوں کے ساتھ اسٹیج پر تشریف لائے۔

Amrit Mangat ممبر صوبائی اسمبلی

Harindar Malhi ممبر صوبائی اسمبلی

آپ نے فرمایا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہمارے صوبے بلکہ ملک اور دنیا بھر کے لئے کتنی پُرجوش تنظیم ہے۔یہ خوبی حادثاتی طور پر پیدا نہیں ہوتی یہ آپ کی وقف کی روح کی وجہ سے، آپ کے جذبہ اور قوت کی وجہ سے اور سب سے بڑھ کر آپ کی اُن اقدار کی وجہ سے ہے جو آپ خود میں، اپنے ہمسائیوں میں، اپنے خاندانی رشتوں میں بلکہ آبادی میں پھیلاتے ہیں۔مجھے ممبر صوبائی اسمبلی کی حیثیت سے اپنے حلقہ، جہاں جماعت کے مرکزی دفاتر ہیں، کی نمائندگی کرتے ہوئے بہت فخر محسوس ہوتا ہے۔اِس حلقہ میں ہیومینٹی فرسٹ، خون کے عطیات دینے والی تنظیم، فوڈ بینک اور شامی مہاجرین کی آبادکاری جیسے حیرت انگیز کام ہو رہے ہیں اور تندہی سے وان ہسپتال کی تعمیر کے لئے عطیات اکٹھے کرتے ہیں۔آپ ہمارے بہترین معاون ہیں۔

اِس لئے صوبائی ممبر زپارلیمنٹ اور ٹرانسپورٹ کے وزیر کی حیثیت سے میں اور میرے ساتھی اِس عزت افزائی کے لئے آپ سب کے شکرگزار ہیں۔

تیسرا دن اتوار 9 جولائی

معزز مہمانوں کے خطاب

41ویں جلسہ سالانہ کینیڈا کے آخری حصہ میں تقریباً 12 بجے دوپہر محترم آصف خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا نے جلسہ پر تشریف لائے ہوئے کچھ اور معزز مہمانوں کو خطاب کی دعوت دی۔

بریمپٹن شہر کی میئر
Her Worship Linda Jeffrey کا خطاب

میئر نے جلسہ سالانہ میں دعوت اور خطاب کا موقع دینے کا شکریہ ادا کیا۔یکم جولائی کی تقریبات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کینیڈا جسے ہم اپنا گھر کہتے ہیں اور جس کی تعمیر وترقی کے لئے ہم سب کوشاں رہتے ہیں، اِسے ساری دنیا میں رشک کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔آپ کی جماعت نے میرے شہر بریمپٹن کو خوب سے خوب تر بنایا ہے، میں امید رکھتی ہوں کہ میرے شہر کی اعلیٰ اقدار میں ترقی کے لئے آپ کی کوششیں شامل رہیں گی۔آپ کی شرکت انتہائی ضروری ہے تاکہ ہماری کمیونٹی اور ہمارا ملک اپنی بلندیوں کو چھونے کے قابل ہو۔

1991ء میں جب میں بریمپٹن شہر کی کونسلر بنی تو جماعت احمدیہ کا ایک خواب تھا۔وہ خواب بریمپٹن میں ایک مسجد کی تعمیر کا خواب تھا۔ 20 سال سے آپ مستقل مزاجی سے اِس خواہش پر ڈٹے رہے۔آخرکار اُس خواب نے حقیقت کا روپ دھارلیا اور ہمیں امید ہے کہ اِس سال کے اختتام تک ہم مسجد سے استفادہ کرسکیں گے۔

Rabbi Michael Dolgin کا خطاب

Rabbi Michael Dolgin پہلی بار ہمارے جلسہ سالانہ پر تشریف لائے تھے، آپ نے فرمایا کہ میں سنٹر فار اسرائیل اینڈ جیوئش افیئرز کی نمائندگی کرتا ہوں جو قومی کینیڈین جوئیش مشاورتی ادارہ ہے۔ایک ایسا ادارہ جو کینیڈا میں جوئیش کمیونٹی کی اقدار اور اُن کی رائے کا اظہار کرتا ہے۔مجھے خوشی ہے کہ میں آج آپ کے لئے اُنہی اقدار کے حوالہ سے مبارک باد پیش کررہا ہوں۔کینیڈا کی جیوئش کمیونٹی اور جماعت احمدیہ کے درمیان گہرے اور دوستانہ تعلقات ہیں اور ہم اُن کی پُرزور قدر کرتے ہیں، ہمیں کئی ایسے مقاصد پر اکٹھے کام کرنے کا موقع ملا ہے جو ہمارے لئے اور انسانیت کے لئے بہت اہم ہیں خاص طور پر دنیا میں نفرت انگیز جرائم کی مخالفت اور مذہبی آزادی کے لئے آواز اُٹھانا۔

جیوئش کمیونٹی پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے لگاتار مظالم کے بارہ میں ہمیشہ فکرمند رہتی ہے۔ہم نے ماضی میں بھی اِس کے خلاف آواز اُٹھائی ہے اور اِس کا اعادہ کرنے کا عہد بھی کرتے ہیں۔

آخر میں آپ نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت دینے کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کی کامیابی کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ہماری قیادت کینیڈا میں مذہبی جماعتوں سے تعلقات کو بہت اہمیت دیتی ہے اور مذہبی منافرت پھیلانے والوں کی سختی سے مخالفت کرتی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ مذہبی جماعتوں کو اپنے عقائد کی کھلم کھلا تشہیر کا حق ہونا چاہئے اور اس حوالہ سے ہمیشہ کینیڈا کی خارجہ پالیسی میں واضح اصولوں کی بات کی ہے۔ اور ایسے ممالک سے عدم موافقت کا مشورہ دیا ہے جو بنیادی انسانی حقوق کو پامال کر رہے ہیں۔ ہمیں ساری دنیا میں اُن گروہوں کے ساتھ کھڑے ہونا ضروری ہے جنہیں مذہبی، ثقافتی یا لسانی بنیادوں پر تنگ کیا جا رہا ہے خواہ وہ پاکستان ہو یا سری لنکا۔ آپ نے کینیڈا کے ایک اصولی، واضح اور مثبت موقف پر زور دیا۔

آخر میں آپ نے جلسہ سالانہ میں مدعو کرنے کا شکریہ ادا کیا اور اپنی پارٹی کی جانب سے 41ویں جلسہ سالانہ کینیڈا کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

اونٹاریو کی پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے نمائندہ Stephen Lecce کا خطاب

Stephen Lecce جلسہ سالانہ میں اونٹاریو کی پروگریسو کنزرویٹو پارٹی کے لیڈر Patrick Brown کی نمائندگی کر رہے تھے۔ آپ نے عزت افزائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو کینیڈا میں 50 سال مکمل کرنے اور کینیڈا کی کنفیڈریشن کے 150 سال مکمل کرنے پر مبارک باد پیش کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی گذشتہ سال ٹورانٹو میں خطاب کے وہ الفاظ دُوہرائے ''حب الوطنی آپ کے ایمان کا حصہ ہے'' آپ نے فرمایا کہ وطن سے آپ کی محبت کا اظہار پچھلے ہفتہ مسجد بیت الاسلام میں بھی دیکھا گیا جب کینیڈا ڈے کے دن 5000 سے زائد افراد نے جمع ہو کر حب الوطنی کا ثبوت پیش کیا۔ آپ نے رمضان المبارک میں دیئے جانے والے صدقات اور دنیا کے تمام ممالک میں ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ جرأت مندانہ کاموں کی تعریف کی۔

آپ نے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف بے حرمتی کے قوانین کے غیر منصفانہ استعمال کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مذہبی آزادی کی پُر زور حمایت کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آزادی رائے کے بغیر کوئی جمہوریت پنپ نہیں سکتی۔

احمدیہ پارلیمنٹری فرینڈشپ ایسوسی ایشن کے شریک چیئر اور ممبر فیڈرل پارلیمنٹ Hon. Garnett Genuis کا خطاب

آپ فیڈرل کنزرویٹو پارٹی کی طرف سے 2015ء میں ممبر پارلیمنٹ منتخب ہوئے اور ہمارے جلسہ سالانہ میں پارٹی کے لیڈر Hon. Andrew Sheer کی نمائندگی کر رہے تھے۔

معزز مہمانوں کی چند جھلکیاں

آٹھویں قسط

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

کالج اور یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور کے ساتھ کلاس، اہم مجلس سوال و جواب

مکرم مولانا عبدالماجد طاہرؔ صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا کینیڈا 2016ء کا دورہ نہایت کامیاب و کامران، ایمان افروز واقعات، شاندار فتوحات اور عظیم الشان نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُوررس نتائج کا حامل رہا ہے۔

یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے جماعت کے پچاس سال مکمل ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے تین مساجد کا افتتاح ہونا تھا۔ تیسرے ملک شام سے دوصد کے قریب احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو نہ بالمشافہ دیکھا تھا اور نہ کبھی ملاقات کی تھی۔

اس بابرکت دورہ کی تفصیلی روداد مکرم عبدالماجد طاہرؔ صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن نے بڑی محنت سے سپرد قلم فرمائی ہے جو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن میں قسط وار مسلسل چھپ چکی ہیں۔ اور افادۂ عام کے لئے احمدیہ گزٹ کینیڈا میں بھی قسط وار ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

(ایڈیٹر)

21/اکتوبر 2016ء

(حصہ دوم)

کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضورِ انور کے ساتھ کلاس

ایوان طاہر میں پیس سیموزیم کا انعقاد۔ معزز مہمانوں کے حضور انور کی خدمت اقدس میں سپاس نامے پیس سیمپوزیم کے موقع پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پُرشوکت بصیرت افروز خطاب۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق سات بجکر پچیس منٹ پر کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزم مرتاض ریاض صاحب نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم برہان گورایہ صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم فراز الٰہی صاحب نے Blood Cancer کے عنوان پر اپنی پریزینٹیشن پیش کی۔ اور کہا کہ میری تحقیق کا نچوڑ Cancer ہے۔ اور اس مضمون سے جو خاص چیز میں نے پیش کرنی ہے، وہ یہ ہے کہ

The Role of the Protein PHF6 in regulating gene expression RNA.

ہے، جو پورے جسم کی پیداوار کو کنٹرول کرتی ہے۔ ہمیں علم ہے کہ مختلف قسم کے کینسر ہیں۔ میری تحقیق Leukemia پر ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں بلڈ کینسر بھی کہتے ہیں۔ اور اسی طرح بلڈ کینسر کی بھی کئی مختلف اقسام ہیں۔ اور جس پر میری خاص توجہ ہے وہ T All کہلاتا ہے۔ جو خاص طور پر سفید بلڈ سیلز پر اثر انداز ہوتا ہے۔ PHF6 پروٹین پندرہ فیصد بچوں اور چالیس فیصد بڑوں میں mutate ہوتا ہے۔ اس سلائیڈ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ ایک عام انسان کے بلڈ سیل کی شکل کیسی ہوتی ہے اور دوسری سلائیڈ میں ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جن کو Leukemia ہوتا ہے، ان کا خون کس طرح ہوتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری میں بلڈ سیلز زیادہ ہیں اور بڑے ہیں اور ان میں کینسر ہے اور وہ عام بلڈ سیل کی طرح کام نہیں کرتے۔

پہلی بات یہ ہے کہ جسم میں کینسر پیدا کیسے ہوتا ہے۔ یہ وجوہات کینسر کے Hallmark کہلاتے ہیں۔

یہ دس (10) نشانیاں ہیں جو کہ کینسر کی علامات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ لیکن اس پریزینٹیشن میں ان (10) دس کو اختصار سے چار میں بیان کروں گا۔ پہلی بات جو ہے وہ لامتناہی نشوونما ہے۔ یعنی ہمیشہ رہنے والا کینسر۔ اس کو رگوں تک رسائی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ ارد گرد کے Tissues پر حملہ کرے۔ تبھی یہ کینسر کہلاتی ہے۔ خاکسار کی تحقیق کا محور سیلز کا لامتناہی طور پر بڑھنا ہے۔ کیونکہ کینسر کو بڑھنے کے لئے غیر معمولی طور پر پروٹین پیدا کرنی پڑتی ہے۔ اس مرحلہ پر RNA مداخلت کرتی ہے۔ پروٹین جسم میں پیدا ہوتی ہیں جب DNA کاپی ہوکر RNA بن جاتا ہے۔ RNA پھر پروٹین بنتی ہیں، جس کی وجہ سے تمام جسم میں پروٹین پیدا ہوتی ہیں۔ تو ہمارے خیال میں PHF6 کا RNA کے ساتھ تعلق ہوتا ہے اور جب یہ جسم میں نہ ہو تو پھر کینسر بہت زیادہ پروٹین پیدا کرلیتا ہے۔ اس تھیوری کو پرکھنے کے لئے ہم نے ایک پروٹین ناک ڈاؤن تجربہ کیا۔ اس تجربہ میں ہم نے یہ کوشش کی کہ پروٹین کو سیل میں ختم کیا جائے جس طرح کہ انسانوں میں ہوتا ہے ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ حالات پیدا کریں جس طرح کسی کینسر کے مریض میں ہوتے ہیں۔ پروٹین کو ختم کرنے کے لئے ہم gene کو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہم ایک وائرس لیتے ہیں اور پھر پروگرام کرتے ہیں کہ وہ gene کو نشانہ بنائیں۔ PHF6 کو نشانہ بناتے ہیں اور اس طرح سیل مزید پروٹین پیدا نہیں کرتے۔ اُسی طرح جیسے کسی شخص کو T-All ہوتا ہے ہم یہ لیب میں کرتے ہیں اور ہمارے پاس بہت سے سیلز کی ایک پلیٹ ہوتی ہے جس میں ہم اپنے سارے وائرس ڈالتے ہیں اور سیلز میں سے پروٹین ختم کردیتے ہیں اور یہ ہم وہ حالات پیدا کرپاتے ہیں جیسے کہ کسی کینسر کے مریض میں ہوتے ہیں۔ PHF6 پروٹین کے سیلز کو ناک

ڈاؤن کرنے کے بعد ہم ان کو جمع کرتے ہیں اور gene کا مطالعہ کرتے ہیں۔ پہلی تصویر میں ہم دیکھتے ہیں جو سیمپل ہیں جن میں کوئی وائرس نہیں ڈالا گیا۔ تو یہ پہلی صورت ہے۔ 1.0 اس کی نارمل حالت ہے۔ تو پھر جب ہم وائرس شامل کرتے ہیں تو ہم دیکھ سکتے ہیں کہ یہ PHF6 کم جاتا ہے تو اس سے مجھے سمجھ آتا ہے کہ میرا طریق کامیاب ہو رہا ہے اور میں 90 فیصد اس کو ناک ڈاؤن کر لیتا ہوں اور پھر توجہ RRNA پر کرتا ہوں یا یوں کہیں کہ پروٹین کی پروڈکشن پر کیا اثر ہوتا ہے۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ جب ہم PHF6 ناک ڈاؤن کرتے ہیں، تو اس میں 1.5 گنا اضافہ ہوتا ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ جب PHF6 موجود نہ ہو تو کینسر زیادہ پروٹین پیدا کر پاتا ہے اور اپنی تھوڑی سی جو نشوونما ہے اس کو قائم رکھ پاتا ہے۔ اس تحقیق کا نچوڑ یہ ہے کہ اس سے ہم بنیادی بائیولوجیکل (Biological) عوامل جن سے کینسر پھیلتا ہے سمجھ پاتے ہیں اور اس بات کے علم میں آنے سے ہم امید کرتے ہیں کہ اس سے آئندہ علاج کی صورت پیدا ہوگی۔ انشاء اللہ۔

بعد ازاں حضور انور نے طلباء سے فرمایا کہ پریزنٹیشن دینے والے سے آپ سوال پوچھیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ جب PHF6 کو ناک ڈاؤن کرتے ہیں تو اس کا کینسر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے جواب دیا۔ میری تحقیق کے مطابق PHF6 ٹیومر کو روکتی ہے۔ جیسا کہ مَیں کہہ چکا ہوں کہ 4 ہال مارک ہیں جن کی وجہ سے کینسر پھیلتا چلا جاتا ہے۔ کینسر پھیلنے کے لئے جن حالات کی ضرورت ہوتی ہے اس میں مدافعت PHF6 کرتی ہے۔ تو یہ ایک طرح سے ٹیومر کو روکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ کیا آپ کی یہ تحقیق جاری ہے یا ابھی شروع ہونی ہے؟ اس کا نتیجہ کیا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بارہ میں کچھ بتایا نہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ میں اب تیسرے سال میں ہوں۔ ابھی تک یہ سمجھ پایا ہوں کہ مریض میں PHF6 تبدیل ہوتا ہے لیکن پہلے ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ PHF6 کیا کردار ادا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ کیا کوئی لیبارٹری میں مریضوں پر ٹیسٹ کیا ہے؟

موصوف نے عرض کیا۔ یہ ابھی صرف لیبارٹری تک محدود ہے لیکن میری خواہش ہے کہ اس کو دوا بنایا جائے پھر انشاء اللہ۔ تجربہ کے لئے کچھ مریضوں کو دئے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ کو دوا کی طرف توجہ کرنی چاہئے یہ آپ کا لائحہ عمل ہونا چاہئے۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے عرض کیا کہ میں ایم ایس سی (M.Sc.) کر رہا ہوں اور ریسرچ اور میڈیسن میں داخلہ کی درخواست دے چکا ہوں۔ کینیڈا میں میڈیکل میں داخلے کے لئے سخت مقابلہ ہے اس لئے ماسٹر کی ڈگری اس میں مدد ہوتی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ اس میں اگلا قدم کیا ہے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں کہ یہ ثابت ہو کہ PHF6 اہم ہے۔

اس پر موصوف نے بتایا۔ کینسر ریسرچ اگلے قدم پر دو طریق پر تقسیم ہے۔ ایک قسم بنیادی حیاتیات کی تحقیق ہے۔ اس قسم میں آپ کو بہت مطالعہ کرنا ہوگا۔ دوسری قسم طبی ہے۔ میں بنیادی حیاتیات کی طرف متوجہ ہوں۔ میں ان سائنسدانوں کو وسائل اور علم دینے کی کوشش کرتا ہوں جو کلینیکل ریسرچ میں ہیں تا کہ وہ علاج ڈھونڈ سکیں۔ پس میں بہت سے تجربے اور ٹیسٹ کرتا ہوں تا کہ ثابت ہو کہ پروٹین یہاں مراد ہے۔ جیسا کہ C2 Hybridization کا تجربہ ہیں۔ اس میں میں پروٹین کا اچھی طرح معائنہ کرتا ہوں۔ پروٹین کو ڈال کر دیکھا جاتا ہے کہ کیا اس میں بھی کینسر آتا ہے کہ نہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی مختلف تجربے ہوتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ کیا وہ مریض جن کا کینسر اخیر تک پہنچ چکا ہے ان پر بھی یہ Knock Down طریق فائدہ مند ہوگا یا صرف ان مریضوں پر جن کا کینسر شروع کے مراحل میں ہے۔

اس پر موصوف نے جواب دیا۔ میری ریسرچ کینسر کی حیاتیات پر ہے نہ کہ طب پر۔ مجھے نہیں معلوم کہ طبی لحاظ سے یہ کتنا اثر انداز ہے۔ یہ جواب وہ لوگ دے سکتے ہیں جو میری ریسرچ سے علاج کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس نے تو ابھی Application کی نہیں۔ صرف لیبارٹری ٹیسٹ کر رہا ہے۔ ڈاکٹر بنے گا پھر apply کرے گا۔ پھر دیکھیں گے کہ تحقیق کہاں تک پہنچتی ہے۔ اگر اس کو ابھی Knock Down سوال کئے تو یہ Knock out ہو جائے گا۔

☆ اس کے بعد عزیزم فراز احمد راجپوت نے کیمیکل انجینئرنگ کے عنوان پر اپنی پریزینٹیشن دی۔

موصوف نے بتایا کہ کیمیکل انجینئرنگ کے شعبہ میں MacGill یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہا ہوں۔ جس موضوع پر میں ریسرچ کر رہا ہوں، اس کا تعارف کراتے ہوئے میں ایک واقعہ بتانا چاہتا ہوں۔ جو کہ نہایت بڑا ماحولیات پر اثر انداز ہونے والا واقعہ تھا۔ چھ سال قبل میکسیکو کے خلیج میں تیل کی پائپ پھٹنے سے بہت زیادہ تیل پھیل گیا تھا۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں کئی افراد جاں بحق ہو گئے تھے۔ کئی لاکھ بیرل کے تیل کا نقصان ہوا۔ جب پائپ کو ٹھیک کیا گیا تو تحقیق سے معلوم ہوا کہ برف کے موٹے ٹکڑے پائپ کے اندر جمے ہوئے تھے جن کے سبب پائپ میں دھماکہ ہوا۔ اب اگر آپ کو یاد ہو پانی فقط زیرو سیلسیس سے کم پر برف بنتا ہے۔ لیکن سمندر کا درجہ حرارت تین سے چار سیلسیس ہے۔ اس سے سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنے زیادہ درجہ حرارت پر پانی کیوں جم رہا ہے۔ میری ریسرچ اس مسئلہ کو سمجھنے پر مبنی ہے۔ یہ سمجھنے کے لئے کہ برف تین یا چار سیلسیس پر کیوں جم رہی ہے۔ پہلے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ برف بنتی کیسے ہے؟ درجہ حرارت جب کم ہوتا ہے تو پانی کے Molecules اس طرز پر دوبارہ بیٹھ جاتے ہیں کہ وہ Molecules آپس میں بہت مضبوط طریق سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ پانی کا مضبوط طریق پر جڑنا برف کہلاتا ہے۔ جتنا پانی اور Molecules کم درجہ حرارت پر جم جاتا ہے اتنا ہی بڑا برف کا ٹکڑا بنتا ہے۔ جس پائپ لائین میں برف تین چار سیلسیس درجہ حرارت پر جم رہی تھی، وہاں پانی کے ساتھ کچھ قدرتی گیس بھی تھی۔ ان گیسوں کے سبب پانی زیادہ درجہ حرارت پر بھی برف بن گیا۔ اس طرح ان پائپ لائینز میں کچھ برف کے ٹکڑے بن گئے جب قدرتی گیس Molecule برف کے ٹکڑے میں پھنس جاتا ہے۔ تو اس صورت میں پانی کے Molecules آپس میں جڑے رہتے ہیں۔ ان گیس Molecules کی وجہ سے پانی زیادہ درجہ حرارت پر بھی آپس میں جڑا رہتا ہے۔ چونکہ بعض گیس قدرتی طور پر خود ہی آگ پکڑ لیتی ہیں۔ اس لئے یہ گیس Hydrates کو جلانے والی برف کہا جاتا ہے۔ اس گیس Hydrate کا بننا ایک بڑا سبب تھا کہ پائپ لائین میں برف کے ٹکڑے بن گئے اور اس طرح رکاوٹ پیدا ہو گئی۔

میری ریسرچ اس بات کو سمجھنے پر مبنی ہے کہ یہ برف کے ٹکڑے کیسے بنتے ہیں اور ہم انہیں کیسے بننے سے روک سکتے ہیں۔ جیسے کہ میں نے پہلے بتایا تھا کہ جتنے زیادہ پانی کے Molecules برف کے ٹکڑے میں شامل ہو جاتے ہیں اتنا ہی بڑا برف کا ٹکڑا بن جاتا ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں کہ پانی کے Molecules برف کے ٹکڑوں سے دُور رہیں۔ ان Molecule کو گیس Hydrate

سے بھی دور رکھنا ہے۔ میری ریسرچ سے پتا لگتا ہے کہ بعض پلاسٹک پانی کے Molecule کو برف بننے سے روکتے ہیں۔ ایک اور فائدہ پلاسٹک استعمال کرنے کا یہ ہے کہ پلاسٹک بہت سستا میٹیریل ہے۔ اس کام کے لئے بہت کم مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اخراجات کے لحاظ سے سستا طریق ہے۔

میں اپنے لیب میں یہ پلاسٹک خود بناتا ہوں اور جس طریق پر میں ان کو بنانا چاہوں میں بناتا ہوں۔ میں اس بات کا تجربہ کرتا ہوں کہ کن کیمیکلز سے یہ پلاسٹک بنتے ہیں۔ جب میں پلاسٹک بنا لیتا ہوں۔ پھر میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ پلاسٹک کس حد تک گیس Hydrate کو بننے سے روکتا ہے۔ یہ جو بڑا ٹینک اسکرین پر آپ کے سامنے ہے یہ پانی سے بھرا ہے۔ اس کو میں دو یا تین درجہ حرارت پر لے جا سکتا ہوں۔ یہی سمندر کا درجہ حرارت ہے۔ میرے پاس ایک اور ڈبہ ہے جس کے اندر میں پانی اور پلاسٹک کو ملاتا ہوں جن سے Hydrate بنتے ہیں۔ پھر میں ان میں Methane گیس ڈالتا ہوں۔ جس سے درجہ حرارت گرتا ہے تو Hydrate بنتے جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ کن وجوہات سے کتنے Hydrate بنتے ہیں۔ اس ریسرچ کے تحت بعض پلاسٹک کو استعمال میں لا کر میں نے برف کو بننے سے ستر فیصد تک روکا ہے۔

ابھی تک میں نے Hydrate کے منفی پہلو بیان کئے ہیں۔ یہ کہ ہمیں ان کو بننے سے کیوں روکنا چاہئے۔ اب میں ان کے فوائد بتانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ Hydrate قدرتی طور پر سمندر کی زمین پر بنتے ہیں۔ اس لئے بہت ساری قدرتی گیس Hydrate کی شکل میں سمندر میں موجود ہے۔ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انہیں کیسے نکالا جائے کہ بہت زیادہ قدرتی گیس ہمیں مل جائے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ یہ قدرتی طور پر خود بخود بنتے ہیں، ہم ان گیس Hydrate سے گرین ہاؤس گیس کو کم کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہ گرین ہاؤس گیس جیسے کہ کاربن ڈائی آکسائیڈ اور Methane کو سمندر میں ڈالیں تو وہ خود ہی Hydrate بن کر سمندر کی زمین پر چلی جائے گی اور اس طرح فضا میں گرین ہاؤس گیس کم ہو جائیں گی۔

☆ پریزینٹیشن ختم ہونے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اب اپنے سوال کریں۔ اس نے اتنی تیزی سے سب کچھ بتا دیا ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ پلاسٹک سے دنیا میں آلودگی بڑھتی ہے۔ تو آپ کے اس طریق سے دنیا میں آلودگی زیادہ ہوگی۔

اس پر موصوف نے بتایا۔ یہ پلاسٹک جو ہم بناتے ہیں صرف ان پائپ لائینز میں ڈالی جاتی ہے جہاں برف بن رہی ہوتی ہے۔ جب ان کا کام ہو جائے تو ان کو نکالا بھی جا سکتا ہے۔ یا پھر یہ پائپ لائن میں ہی رہتی ہیں۔ اس طرح یہ سمندر کو گندہ نہیں کرتے۔

حضور انور نے استفسار فرمایا۔ کیا یہ پائپ کے اندر ڈالیں گے یا باہر پینٹ کریں گے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پائپ لائینز کے اندر ڈالیں گے۔ جہاں پانی اور Hydrate موجود ہیں، وہاں یہ پلاسٹک جا کر برف پر حاوی ہو جاتی ہے۔ اس طرح برف بننے سے رک جاتی ہے۔ اس طرح ہم انہیں پانی اور قدرتی گیس کے ساتھ ملاتے ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر موصوف نے بتایا۔ ایسی پلاسٹک استعمال میں لانی ہوگی جو پانی میں رہ سکے اور خراب نہ ہو۔ یہ ایسی پلاسٹک ہونی چاہئے کہ پانی سے مل کر کسی بھی طرح اثر انداز نہ ہو۔ اس پر میں ریسرچ کر رہا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا۔ تو یہ پلاسٹک برف پر کلیۃً حاوی ہو جائے گی اور پائپ کے اندر سب کچھ ہوگا اور یہ اس لئے ہوگا کہ گیس جلد نہ بنے اور یہ ایک خود بخود طریقہ کار ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اصل منشاء برف بننے سے روکنا ہے۔ پھر گیس برف بننے سے خود ہی رک جائے گی اور گیس ہی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ کی ریسرچ میں برف کو کتنی حد تک روکنا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا: جتنی زیادہ برف ہوا اتنی ہی وقت آتی ہے۔ وہ دوبارہ پانی نہیں بنتی، اس لئے کوشش ہے کہ برف نہ ہی ہو۔ کیونکہ جتنی زیادہ گیس ہو، اتنا نقصان ہونے کا خدشہ ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا۔ کیا اس سے بہتر کوئی حل نہیں ہے؟

موصوف نے عرض کیا۔ کئی اور حل ہیں۔ مگر ان میں اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ بعض انڈسٹریز دوسرے طریق کو استعمال کر رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا۔ کیا یہی ایک بڑا حادثہ ہوا تھا جو پچھلے سالوں میں ہوا اور کیا اس حادثہ سے قبل اس مسئلہ پر کوئی کام ہو رہا تھا۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ یہ ایک بڑا حادثہ تھا۔ اس طرح کے اور بھی کئی حادثات ہوئے لیکن اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہو رہا تھا۔

حضور انور نے دریافت فرمایا۔ ابھی ریسرچ کس حد تک ہوئی ہے، اور کمپنیاں اس بارہ میں کیا کر رہی ہیں اور کتنے پیسے دیتی ہیں؟

موصوف نے عرض کیا کہ کمپنیاں یونیورسٹی کو پیسے دیتی ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ اگر برف تین چار درجہ حرارت پر جم رہی ہے، اس کا مطلب پانی میں کسی قسم کی آلودگی ہے۔ آپ کے پلاسٹک کے ذریعہ حل سے مزید گندگی پھیلے گی۔ اس طریق سے Isomation ہوگی۔ جو کہ خود آلودگی ہے۔ کینیڈا اور امریکا میں پلاسٹک کی کوالٹی چیک ہو جائے گی لیکن چین جیسے ملک میں اگر یہ طریق استعمال کریں گے تو پلاسٹک کی کوالٹی گر جائے گی جس کی وجہ سے بہت آلودگی پھیلے گی۔ آپ کا یہ حل مناسب ہے یا نہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ تمہارا پروڈکٹ گیس ہے یا پانی؟ اگر پانی خراب ہو بھی جائے تو کیا فرق پڑے گا۔

موصوف نے جواب دیا۔ اگر پانی گندہ ہوگا تو برف زیادہ بن جائیگی لیکن پلاسٹک کے ساتھ کم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ کہتے ہیں کہ یہ پانی ہے۔ گیس کے زیادہ ہونے سے برف زیادہ بنے گی۔ آپ کے پلاسٹک ڈالنے سے کمی آ جائے گی۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح خون کی نالیاں بند ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر stent ڈال دیتے ہیں۔ کیا آپ بھی ایسا کریں گے۔ یہ اس لڑکے کا سوال ہے۔ پائپ لائن وقتاً فوقتاً تبدیل کرنا ہوگا کیونکہ گیس کے سبب پائپ خراب ہو جائے گی۔ یا اور کوئی کیمیکل ڈالو گے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ یہ بھی دیکھا جا رہا ہے کہ کون سے کیمیکل ڈالے جائیں تا کہ برف نہ بنے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اگر برف زیادہ بن جائے گی۔ پریشر زیادہ ہونے کے سبب پائپ کے پھٹنے کا خدشہ زیادہ ہو جائے گا۔ یہ ایک اور مسئلہ ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اگر ہم کچھ نہ کریں تب تو پائپ ضرور پھٹے گا۔ اگر ہم پلاسٹک کے استعمال سے برف کے بننے کو کلیۃً روک دیں تو پھر یہ مسئلہ حل ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا۔ آپ ابھی اس پلاسٹک کو استعمال کر رہے ہیں۔ یا ابھی ریسرچ ہی کر رہے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ ابھی صرف تحقیق ہی کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ دوسرے لڑکے نے یہ سوال کیا ہے کہ اس سے مزید آلودگی پیدا ہوگی۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اگر کم پلاسٹک استعمال کر کے

برف کے بننے کو پوری طرح روک دیا جائے تو یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ پلاسٹک کی بناوٹ ایسی ہو کہ وہ پانی کو آلودہ نہ کرے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اگر ایسا کرو گے تو فی الحال حل نکل آئے گا۔ شائد ٹیکنالوجی ترقی کر لے اگر جنگ عظیم نہ ہو تو پائپ کو سکین کر کے صورت حال دیکھی جا سکتی ہے۔ ابھی سمندر کے نیچے اس کو دیکھنے کے لئے کون جائے گا۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ آپ نے اپنی پریزینٹیشن میں ایک بڑے پائپ کے حادثہ کے متعلق بتایا تھا۔ اگر پلاسٹک ڈالنے کے باوجود پائپ پھٹ جائے تو پلاسٹک کا پانی اور سمندر کے جانوروں پر کیا اثر ہوگا۔

اس پر موصوف نے کہا۔ اگر یہ پائپ پھٹ جائے پھر حیاتیاتی مسئلہ ہوگا۔ لیکن پلاسٹک کی مقدار اتنی کم ہے کہ سمندر پر بہت کم اثر انداز ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا۔ سمندر کا پانی ویسے ہی آلودہ ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کتنی نیچے جاتی ہے یہ پائپ لائن۔ پانچ سو میٹر تک جاتی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پانچ سو سے ایک ہزار میٹر تک نیچے جاتی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ اگر CO2 اور دوسری گرین ہاؤس گیس کو سمندر میں ڈالا جائے تو یہ پانی کو Acidic بنا دے گا۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ جیسے ہی ہم یہ گیس ڈالتے ہیں ویسے ہی یہ برف بن جاتی ہے۔ یہ پانی کے ساتھ react کر کے acid نہیں بنتی۔ جیسے ہی ڈالا جاتا ہے یہ برف بن کر سمندر کی زمین پر چلا جاتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں موصوف نے بتایا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ پلاسٹک برف بننے ہی نہ دے۔ بعد میں اگر پلاسٹک کو استعمال میں لانا ہو۔ تو اس پر تحقیق کر رہا ہوں کہ پانی سے کس قسم کا پلاسٹک کم اثر انداز ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ فاصلہ کے بعد انجکشن پلانٹ لگائے جائیں جو خود بخود ہی پلاسٹک مناسب مقدار میں پھینکتے جائیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہی ہم کر رہے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ آپ نے بتایا تھا کہ پانی کو برف بننے سے روکنے کے لئے پلاسٹک کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ میں نے اپنی تحقیق میں colligative properties کے بارہ میں سیکھا ہے۔ اگر پانی میں مزید Molecule ڈالے جائیں تو وہ برف نہیں بنے گا۔ صرف زیرو درجہ حرارت پر برف بنے گا۔ تو کیا آپ پلاسٹک کے ساتھ یہی طریق عمل میں لا رہے ہیں۔ یا آپ اس طریق کو استعمال میں کیوں نہیں لاتے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ یہ پلاسٹک پانی کے جمنے کا درجہ حرارت تبدیل نہیں کرتا۔ یہ صرف برف کے گرد لپٹ جاتا ہے۔ مزید پانی کو برف بننے سے روکتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ یہ پلاسٹک صرف برف پر ہی چسپاں ہوگی۔ اگر درجہ حرارت مناسب رہے گا تو پلاسٹک کی ضرورت نہیں رہے گی۔ صرف جہاں درجہ حرارت گرے گا وہاں پلاسٹک لگا دی جائے گی۔ جہاں پر liquid سے solid بننا شروع ہوگا ساتھ ہی پلاسٹک لگا دی جائے گی۔ یہ حل سو فیصدی نہیں ہے۔ کیونکہ تم ستر فیصد برف بننے سے روکتے ہو۔ کچھ مدت بعد پلاسٹک والی برف اتنی زیادہ ہو جائے گی کہ تیل کی روانی میں دقت آئے گی۔

☆ اس کے بعد سعد وڑائچ صاحب نے اپنی پریزینٹیشن دیتے ہوئے کہا:

میں نے اپنا بیچلر آف الیکٹریکل انجینئرنگ میں پاکستان Nust یونیورسٹی سے مکمل کیا ہے۔ ایک مہینہ پہلے ٹورانٹو آیا ہوں۔ اب میں انجینئرنگ میں ماسٹر کرنا چاہتا ہوں۔ میری تحقیق اس پر مبنی ہے کہ سٹیم پائپ لائن میں شگاف کو کیسے روکا جائے۔ میں آپ کو چین میں ایک تیل کے دھماکے کے بارہ میں بتاؤں گا۔ وہاں پائپ میں پریشر بڑھنے کے سبب پائپ پھٹ گیا۔ اکیس لوگ جاں بحق ہو گئے۔ سٹیم جنریٹر دنیا کے ساٹھ فیصد بجلی کے پلانٹس میں استعمال ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ نیوکلیر پاور پلانٹ میں یا دوسرے میں بھی استعمال ہوتا ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ نیوکلیر اور کول اور آگ وغیرہ تمام پلانٹ میں استعمال ہوتا ہے۔ سٹیم انجن کا بنیادی کام سٹیم بنانا ہوتا ہے۔ اس سٹیم سے ٹربائینز چلتے ہیں جن سے بجلی بنتی ہے۔ سٹیم جنریٹر میں کئی ہزار پائپ ہوتے ہیں۔ جو کہ بہت لمبے اور گولائی میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ جب بہت گرم پانی ان میں سے گزرتا ہے۔ تو ان پائپ کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ وقت کے ساتھ پائپ کے اندر گرم پانی کے گزرنے کے سبب زنگ آ جاتا ہے۔ باہر بھی شگاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر ان شگافوں کو وقت پر دیکھا نہ جائے تو پھٹ کر سخت نقصان کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ پہلے واقعہ بیان کیا ہے۔ میری تحقیق یہ ہے کہ ان شگافوں کو دیکھا جائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ یہ پائپ کس میٹریل کی بنی ہوتی ہے؟

موصوف نے عرض کیا: یہ پائپ Alloy 6 hundred اور Alloy 4 Hundred کی بنی ہوتی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ان Alloy میں بھی زنگ لگ جاتا ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ ایک سٹین لیس سٹیل پائپ بنایا گیا تھا۔ جس کو زنگ کم لگتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اگر کوئی پلاسٹک کوٹنگ ہو یا فائبر گلاس وغیرہ ہو تو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پانی چونکہ بہت گرم ہوتا ہے اس لئے پلاسٹک کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ ہمیشہ یہ خدشہ رہتا ہے کہ اس کو زنگ لگ جائے گا۔ اس کا حل فقط وقت پر شگاف کو پہچاننا ہے۔ ہماری تحقیق یہ تھی کہ Conductor کے گرد magnetic fields لگائی گئیں۔ Edi-Current Induce کیا گیا۔ Edi-Current Technique سے کمپنیاں اپنے پائپ میں شگافوں کا پتہ لگاتی ہیں۔ پائپ یا دوسری لوہے کی چیزوں میں۔ Edi-Current Probe کو پائپ میں ڈالا جاتا ہے۔ شگاف کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ لیکن یہ ہر شگاف کا پتہ نہیں لگا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا۔ کیا وہ ہر پائپ کو اوپر سے ہی سکین کر لیتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ فی الحال ہم ظاہری طور پر یہ تحقیق نہیں کر رہے بلکہ کمپیوٹر پر کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں Edi-Current Technology کی اس طرز پر ضرورت ہے کہ وہ شگاف کا حقیقی طور پر پتہ لگا سکیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ کیا تم پائپ کے بارہ میں یہ پتہ نہیں کر سکتے کہ اس کی کام کرنے کی مدت کتنی ہے؟ اس سے پہلے پہلے تم پائپ کو بدل دو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پانی اور سٹیم کا درجہ حرارت اور مقدار وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر کوئی leakage ہو جائے تو سلفائیٹ کے سبب بہت جلدی زنگ لگ سکتا ہے۔ اس لئے اسے مسلسل مونیٹر کرنا ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہر پلانٹ کے پاس ایک Stand by پلانٹ ہونا چاہئے۔ پھر کام مہنگا ہو جائے گا۔ ایک وقت میں ایک ہی پائپ کو تبدیل کرتے ہو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اگر کوئی پھٹ نہ جائے۔ اس تصویر میں ہم اندر کے شگاف کو دیکھتے ہیں اگر وہ کچھ بڑا ہو جائے تو خدشہ ہوتا ہے۔ تو یہ Edi-Current Technology ہمیں شگاف کے بارہ میں صحیح معلومات دیتی ہے۔ یہ probe تمام پائپ کو اندر سے سکین کر کے ہمیں شگاف کا سائز بتا دیتی ہے۔ اگر پائپ کے کُل سائز میں کوئی بھی تبدیلی ہو تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک شگاف پیدا ہو چکا ہے۔ ایک اور طریق بھی ہے جس کو Fusion Technique کہتے ہیں۔ اس طریق میں تین frequencies سے شگاف کی گہرائی کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ frequency کو زیادہ یا کم کرنے سے شگاف کی گہرائی کا پتہ لگایا جاتا ہے کہ آیا کم ہے یا زیادہ۔ اس طریق سے ہم شگاف کے سائز کا صحیح پتہ لگا سکتے ہیں۔ اس تصویر میں دیکھ سکتے ہیں کہ اس طریق سے شگاف کا کیا سائز پتہ لگا اور حقیقت میں اس کا کیا سائز ہے۔ بہت ہی کم فرق ہے۔ چوڑائی میں بھی اور گہرائی میں بھی۔ ہماری اس ٹیکنالوجی سے حقیقتاً شگاف کا کافی حد تک صحیح اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ان سب تحقیقات سے ہم شگاف کا دس فیصد پتہ لگا سکتے ہیں۔ ابھی بھی بہت تحقیق کی ضرورت ہے۔ اور ہم مختلف تجربے کرتے جا رہے ہیں جن سے سٹیم جنریٹر محفوظ طریق سے چل سکے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ آپ کو کتنی دفعہ ان شگاف کو چیک کرنا ہوگا، کہ کوئی حادثہ نہ پیش آئے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ سالانہ طور پر سب پائپ کو چیک کیا جاتا ہے جب پلانٹ کچھ مدت کے لئے بند ہوتا ہے۔ اگر ساٹھ فیصد سے زائد Tube Wall کو نقصان ہو، تو اس پائپ کو تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اگر ایک بیرل میں بہت سے پائپ اس حالت کو پہنچ چکی ہیں، تو وہ تمام بیرل کو تبدیل کر دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا۔ پائپ کی thickness کتنی ہوتی ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ 0.75 انچ۔ پائپ صرف چند ملی میٹر کی ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ کتنی ملی میٹر کی corrosion ہو تو خدشہ آ جاتا ہے؟

موصوف نے عرض کیا کہ 60 فیصد۔ اگر 60 فیصد tube wall باقی ہے تو پھر تبدیل کی جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ خطرہ صرف نیوکلیئر پلانٹ میں ہے کہ سب میں ہے؟

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ جس حادثہ کا میں نے ذکر کیا ہے چین میں۔ وہ coal fire پاور پلانٹ تھا۔ لیکن گرمی کی شدت کے سبب نقصان ہوا تھا۔

حضور انور نے فرمایا: radioactive خدشہ کے سبب نہیں۔ لیکن نیوکلیئر پلانٹ میں اُس کا بھی خدشہ ہوتا ہے۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ نیوکلیئر پلانٹ میں اس کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: روس میں جو Chernobyl کا حادثہ ہوا تھا یاد ہے؟ اس وقت پیدا ہو گئے تھے میرے خیال میں 1986 کی بات ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اسکا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ یا جو جاپان میں سونامی آیا تھا، وہاں بھی نیوکلیئر لیک کی وجہ سے تباہی زیادہ ہوئی تھی۔ لیکن اس کے علاوہ بھی پائپ کے پھٹنے کا خدشہ رہتا ہے گرمی کی وجہ سے؟۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ اسی لیے ہم ٹیکنالوجی کو بہتر کرنا چاہ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا۔ تمہیں چاہئے کہ ایسے میٹریل کا پتہ کرو جس کی corrosion کم ہو۔

اس پر موصوف نے عرض کیا۔ پہلے یہ alloy 600, 400 استعمال کرتے تھے لیکن ان سے corrosion زیادہ ہوتی تھی۔ اس لیے اب یہ stainless steel استعمال کرنے لگ گئے۔ اس سے کافی فرق آیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: میرا خیال تھا کہ stainlesssteel کو زنگ لگنے کا زیادہ خطرہ ہے؟ اگر اسی Alloy کے ساتھ fibe glass ڈالیں، تو شاید بہتر ہو جائے۔ کیا خیال ہے؟ اس بارہ میں ریسرچ کرو۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ کتنے فیصد فرق ہے آپ کے اندازہ میں اور حقیقی شگاف کے سائز میں اور کن وجوہات کے سبب یہ فرق ہے؟

اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد فرق ہے ہمارے اندازہ اور حقیقی شگاف میں۔

اگر probe کو ایک frequency پر استعمال کیا جائے تو بہتر نتائج آتے ہیں۔ اگر تین frequencies پر کیا جائے تو اتنا اچھا اندازہ نہیں ہوتا۔ لیکن مختلف frequencies کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ہی وقت میں ہم مختلف شگاف کی گہرائیوں کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ کچھ مدت قبل نِسان (Nissan) کمپنی نے اپنی گاڑیوں پر ایک ایسا پینٹ لگایا جس سے بہت مدت تک پانی repel ہوتا ہے۔ آپ کوئی ایسا repellent پائپ کے اندر کیوں نہیں استعمال کرتے جس سے corrosion بہت کم ہوگی اور پائپ کی پائیداری زیادہ ہو جائے گی؟ پائپ تو آپ نے بہرحال تبدیل کرنا ہے، تو شگاف تلاش کرنے کی بجائے کوئی ایسا پینٹ کیوں نہیں استعمال کرتے جس سے پائپ لمبی مدت تک خراب نہ ہو؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ یہاں repellent کا سوال نہیں۔ یہاں تو پانی کے پریشر کی وجہ سے corrosion ہوتی ہے، جو بہرحال ہونی ہی ہے۔

موصوف نے عرض کیا۔ ایسا ہی ہے۔ fueled پانی اس میں ہوتا ہے جس کی گرمی کی شدت بہت ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ اس کا کوئی outlet بنائیں تو اس کا پریشر Cusecs پانچ سو سے ہزار تک ہو رہا ہوگا۔ Cusecs کا مطلب ہے cubic feet per second۔ اس پریشر سے جب گرم پانی نکل رہا ہو تو corrosion تو ہونی ہی ہے۔

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ پاکستان ریفائنری میں مَیں انجینئر تھا۔ تو گزشتہ سوال کی وضاحت میں کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی صورت میں ہم coating نہیں استعمال کرتے۔ نہیں تو heat transfer difference زیادہ ہو جائے گا۔ نیز، اگر پانی ٹیوب کو مَس نہیں کر رہا، تو پائپ کے پھٹنے کا خدشہ ہوتا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ ایک مقصد اس کا یہ بھی ہے کہ پانی کو ٹھنڈا کیا جائے، اور اگر repellent لگا دیا جائے تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ آپ ویسے کر کیا رہے ہیں؟

اس پر طالب علم نے کہا۔ میں ابھی پاکستان سے اے لیول کر کے آیا ہوں۔ اور یہاں یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں ڈبل میجر کا ارادہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ ہر چیز نے فنا ہونا ہے، اسی طرح ان سب کو بھی تبدیل کیا جاتا ہے۔

موصوف پریزنٹر نے عرض کیا۔ جو ٹیکنالوجی شگاف کا پتہ لگانے میں استعمال ہو رہی ہے، وہ بھی کام کرتے ہوئے نقصان اٹھاتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ تو اس کا یہ فائدہ ہے کہ پورا بیرل تبدیل کرنے کی بجائے، ایک پائپ کا ہی پتہ لگا کر اُسے تبدیل کیا جاتا ہے۔

(باقی صفحہ 30)

علم تجوید کی اہمیت و برکات

مکرم حافظ راحت احمد چیمہ، استاذ حفظ القرآن سکول جامعہ احمدیہ کینیڈا

دنیا کی ہر زبان اپنی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ بھی رکھتی ہے کہ اس کا طرز و لہجہ دوسری زبانوں سے مختلف ہوتا ہے اور یہی لہجہ اس زبان کی شیرینی، چاشنی اور اس کی لطافت کا پتہ دیتا ہے۔ جب تک لہجہ و انداز باقی رہتا ہے زبان دلچسپ اور شیریں معلوم ہوتی ہے اور جب لہجہ بدل جاتا ہے تو زبان کا یہ خاصہ ختم ہو جاتا ہے۔ کسی زبان کو سیکھتے وقت اور اس میں کلام کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جانا نہایت ضروری ہے کہ اس کے الفاظ اس انداز سے ادا ہوں جس انداز سے اہل زبان ادا کرتے ہیں اور اس میں حتی الامکان وہ لہجہ باقی رکھا جائے جو اہل زبان کا لہجہ ہے۔

یہی حال عربی زبان کا بھی ہے کہ اس میں بھی الفاظ و حروف کے علاوہ تلفظ و ادائیگی کا بھی بے حد دخل ہے اور زبان کی لطافت کا زیادہ حصہ اسی ایک بات سے وابستہ ہے۔ اس کے سیکھنے والے کا فرض ہے کہ ان تمام آداب کو ملحوظ رکھے جو اہل زبان نے اپنی زبان کے لئے مقرر کئے ہیں۔

کلامِ پاک کا نام اللہ تعالیٰ نے قرآن رکھا۔ جس کے معنی ہیں پڑھنے کی چیز۔ اس نام میں یہ پیشگوئی مضمر تھی کہ یہ کتاب برخلاف دیگر کتب آسمانی کے قیامت تک بہت زیادہ پڑھی جائے گی۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ قرآن کریم دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ اور یہ بھی قرآن ہی کا اعجاز ہے کہ وہ جس قدر اور جتنی بار پڑھا جائے اسی قدر زیادہ دلکش اور لطیف معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ کسی ایک ہی کتاب کو بار بار پڑھنے سے انسان کی طبیعت اکتانے لگتی ہے۔

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ عظیم الشان کتاب ہے کہ ہر مسلمان پر اس کتاب کو صحیح پڑھنا ضروری ہے جس کا حکم خود قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ المزمل میں فرماتا ہے۔

ورتلِ القرآن ترتیلا (سورۃ المزمل 5:73)

اور قرآن کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔

اگر قرآن مسلمانوں کے لئے صرف دستور حیات کی حیثیت رکھتا تو ممکن تھا کہ انسان کسی طرح بھی تلفظ کر کے مطلب نکال لیتا اور عمل کرنا شروع کر دیتا۔ کیونکہ دستور زندگی معنی چاہتا ہے اسے الفاظ کے حسن سے زیادہ دلچسپی نہیں ہوتی۔ لیکن قرآن کریم معجزہ بھی ہے۔ وہ قدم قدم پر اپنی تلاوت کی دعوت بھی دیتا ہے۔ اپنی فصاحت و بلاغت کا اعلان بھی کرتا ہے اور اپنے سے وابستہ افراد کو متوجہ بھی کراتا ہے کہ اس کے محاسن پر غور کریں اور اس کی خوبیوں سے لوگوں کو آگاہ کریں۔

نبی کریم ﷺ نے بھی متعدد احادیث میں قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے۔

عن بشیرِ بنِ عبدِالمنذرِ ان النبی صلی اللہ علیہِ وسلم قال : من لم یتغن بِالقرآنِ فلیس مِنا

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ، باب کیف یستحب الترتیل فی القرأۃ)

حضرت بشیر بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپؐ بہر طور تلاوت کرا کے کلام الٰہی کے حسن کو پامال نہیں کرانا چاہتے تھے۔ آپؐ کا منشا یہی تھا کہ جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو انہی شرائط و آداب کے ساتھ جن سے اس کی عظمت اور اس کا حسن وابستہ ہے۔

قرآن کریم کو اسی طریق پر پڑھا جانا چاہئے جس طرح وہ نازل ہوا ہے۔ یعنی حروف کو ان کا حق اسی طرح دیا جائے کہ مخارج وصفات اور دیگر قواعد کے اعتبار سے ان کی ادائیگی درست ہو۔ تلاوتِ قرآن مجید کے لئے اس بات کو ملحوظ رکھنا انتہائی ضروری ہے کہ عربی زبان میں ہر حرف کی آواز جداگانہ ادا ہو، اگر وہ صحیح ادا نہ ہو تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں۔ تلاوتِ قرآن کا بھرپور اجر و ثواب اس امر پر موقوف ہے کہ تلاوت پورے قواعد و ضوابط اور اصول و آداب کے ساتھ کی جائے۔ قرآن کریم کی تلاوت کا صحیح طریقہ جاننا اور سیکھنا علم تجوید کہلاتا ہے۔

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم تجوید کے بنیادی قواعد سے آگاہی حاصل کرے۔ کیونکہ اس علم کی ضروری باتیں سیکھے بغیر قرآن کا تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں ہو سکتا۔ دوسرے الفاظ میں، تجوید اس علم کا نام ہے جس سے قرآن کے الفاظ اور حروف کو بہتر سے بہتر طریق پر ادا کیا جا سکے۔ اور ہر حرف کو اس کے مخرج سے اس کی صفات لازمہ کے قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے اچھے طریق سے پڑھا جائے۔ یعنی ہر حرف کا صحیح حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اصل مخرج کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

علم تجوید کے سیکھنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ مومن قرآن پاک کی تلاوت میں غلطی سے بچ کر اس کو صحت درستی سے ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے۔ نزولِ قرآن کا مقصد تو اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا ہے، لیکن ادب اور محبت کے ساتھ اس کی تلاوت بھی عبادت ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 31 جولائی 2015ء میں فرمایا۔

''ہر ایک کا الگ الگ لہجہ ہے۔ ہر ایک قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اسے بہترین رنگ میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی بھی چاہئے اور یقیناً ترتیل کا خیال رکھنا چاہئے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اگست 2015ء، صفحہ 6)

اللہ نے قرآن کو ترتیل ہی کے ساتھ نازل فرمایا ہے۔ ورتلنہ ترتیلا میں ترتیل سے مفسرین کرام نے تجوید و قرأت مراد لیا ہے۔ تجوید اتنا سیکھنا فرض عین ہے کہ جس کے ذریعہ ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے ممتاز کر سکیں۔ جس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

ح	ہ	ص	س	ط	ت	ث	س
ع	ء	ق	ک	ذ	ظ		

اور یہ بھی ممکن ہے جب ہم علم تجوید کو جانیں گے۔ بغیر علم تجوید کے مذکورہ بالا حروف میں تمیز پیدا نہیں کر سکتے اور اگر ہم دورانِ تلاوت ان حروف کی صحیح ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے تو الفاظ کے بدلنے کے ساتھ ساتھ معنی کے بدلنے کا بھی خدشہ رہتا ہے مثال کے طور پر قل قاف سے فعل امر کا صیغہ ہے جس کا معنی ہے کہو اور یہ لفظ جہاں جہاں بھی قرآن میں آیا ہے اس سے مراد ہے، اے رسول ﷺ آپؐ کہہ دیجئے، اب اگر قاف کی جگہ کاف سے کل کہیں گے تو اس کا معنی ہوتا ہے کھا اور یہ بھی امر کا صیغہ ہے اگر قاف کی جگہ کاف سے کل پڑھیں گے تو معنی ہو جائے گا اے رسول آپ کھائیں۔ ایک لفظ کے بدلنے کی وجہ سے کتنی بڑی غلطی ہو رہی ہے اس کا اندازہ آپ مذکورہ مثال سے لگا سکتے ہیں۔ اور اس طرح کی غلطیاں قرآن میں جائز ہو ہی نہیں سکتیں کیونکہ قرآن رب قدیر کا کلام ہے جس میں ذرہ برابر بھی تحریف ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا ہم پر ضروری ہے کہ قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ علم تجوید وقرات کی بھی تعلیم حاصل کریں۔ کیونکہ بغیر اس علم کے قرآن کو موافق نزول کے ہم نہیں پڑھ سکتے۔ علم تجوید ہی کے ذریعہ ہم صوت الفاظ میں فرق پیدا کر سکتے ہیں۔

ذیل میں دیئے گئے ہم صوت الفاظ میں واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ دورانِ تلاوت مخارج کا خیال نہ رکھنے کی صورت میں پڑھنے والا کس قدر سنگین غلطی کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

علیم جاننے والا	قَلب دل	ضل گمراہ
اَلیم دردناک	کَلب کتا	ذل ذلیل
طارق صبح کا ستارہ	قُل تو کہہ دے	ظل سایہ
تارک ترک کرنا	کُل تم کھاؤ	زل پھسلنا

علم تجوید عربی زبان میں اولین اہمیت کا علم ہے، اس کا تعلق صوتیات سے ہے اور یہ علم ہجا کی شاخ ہے۔ انسانی گلے میں جہاں سے حرف کی آواز نکلتی ہے اس کو مخرج اور جس انداز سے آواز نکلتی ہے اس کو صفت کہیں گے۔ مخرج اور صفت کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کو تجوید کہتے ہیں۔ تجوید کے اصولوں کا خیال رکھے بغیر تلاوت کرنے سے دو طرح کی غلطیوں کا احتمال رہتا ہے۔ جن کے لئے ''لحن جلی'' اور ''لحن خفی'' کی اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

لحن جلی۔ بڑی غلطی کو کہتے ہیں یعنی صفات لازمہ ومخارج وغیرہ میں غلطی کرنا اور یہ پانچ طرح کی ہیں۔

1۔ حروف میں تبدیلی کرنا، جیسے اَلْحَمْدُ کی جگہ اَلْھَمْدُ پڑھنا۔

2۔ حرکات کے اندر تبدیلی کرنا جیسے اَنْعَمْتَ کی جگہ اَنْعَمْتُ پڑھنا۔

3۔ متحرک کی جگہ ساکن، جیسے اَنْشَاَھَا کی جگہ اَنْشَاْھَا پڑھنا یا ساکن کی جگہ متحرک مثلاً خَلْقًا کی جگہ خَلَقًا پڑھنا۔

4۔ حروف کو کم کر دینا جیسے لَمْ یُوْلَدْ کو لَمْ یُلَدْ یا حروف کو بڑھا دینا جیسے لَمْ یَلِدْ کی جگہ لَمْ یَالِدْ پڑھنا۔

5۔ مشدد حروف کو مخفف جیسے اِیَّاکَ کی جگہ اِیَاکَ پڑھنا یا مخفف کی جگہ مشدد کر کے پڑھنا جیسے اَظْلَمَ کو اَظَّلَمَ وغیرہ۔

لحن جلی کی صورت میں آیات کے معنی بدلنے کا احتمال رہتا ہے، اس لئے اس سے بچنا نہایت ضروری ہے۔

لحن خفی۔ چھوٹی غلطی کو کہتے ہیں، یعنی صفات محسنہ میں غلطی کرنا۔ یعنی ایسے قواعدِ ترتیل کو نظر انداز کرنا جو تلاوت میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

مثلاً موٹے حروف کو باریک پڑھنا جیسے ربک میں را کو باریک پڑھنا یا باریک کی جگہ موٹا پڑھنا جیسے بِاللہِ میں اللہ کے لام کو پُر (موٹا) پڑھنا۔

اظہار کی جگہ غنہ کرنا جیسے عذاب الیم کے تنوین میں غنہ کرنا یا اخفا کی جگہ اظہار کرنا جیسے یتیما فاوی کے تنوین میں اظہار کرنا۔

مدفرعی کی جگہ مدنہ کرنا جیسے والسمآ کو بغیر مد کے پڑھنا۔

بعض مکاتبِ فکر کے نزدیک لحن خفی سے قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

مراتب تجوید کے ساتھ قرآن شریف پڑھنے کی تین درجے ہیں۔

1۔ ترتیل: نہایت آہستہ اور کسی قدر اطمینان سے پڑھنا، جیسے عام طور پر جماعتی اجلاسات وغیرہ میں پڑھا جاتا ہے۔

2۔ تدویر: نہ بہت تیز نہ بہت آہستہ، متوسط طریقے سے پڑھنا، جیسے عموماً نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

3۔ حدر: قدرے تیزی سے پڑھنا؛ لیکن تجوید کے خلاف نہ ہو، جیسے عام طور پر تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

تجوید کی سہولت کے لیے مختلف قرآنی آیات کے درمیان ایسے اشارے لکھ دیئے گئے ہیں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس جگہ وقف کرنا (سانس لینا) کیسا ہے؟ ان اشارات کو ''رموزِ اوقاف'' کہتے ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ ایک غیر عربی دان انسان بھی جب تلاوت کرے تو صحیح مقام پر وقف کر سکے اور غلط جگہ سانس توڑنے سے معنی میں کوئی تبدیلی پیدا نہ ہو۔ اس کی مثال اردو میں یوں دی جا سکتی ہے کہ اگر کسی کو یہ کہنا ہو کہ اٹھو۔ مت بیٹھو جس میں اٹھنے کا امر اور بیٹھنے کی نہی ہے۔ تو اٹھو پر ٹھہرنا لازم ہے، اگر ٹھہرا نہ جائے تو اٹھو مت، بیٹھو ہو جائے گا جس میں اٹھنے کی نہی اور بیٹھنے کے امر کا احتمال ہے، جس سے بات کا مطلب یکسر بدل جائے گا۔

قرآن کریم احکم الحاکمین عزوجل کا کلام ہے۔ اس کے حقوق میں اہم ترین اور اولین حق یہ ہے کہ صحت الفاظی اور ضروری قواعد تجوید کا خیال رکھتے ہوئے اس کی تلاوت کی جائے۔ اس کی تلاوت پر انعاماتِ خداوندی اور پورا پورا اجر وثواب حاصل کرنے والے در حقیقت وہی لوگ ہیں جو اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں، رضائے الٰہی اور اخروی سعادت حاصل کرنے کے لیے تلاوت کلام اللہ کا شغف بلاشبہ ایک بہترین چیز ہے، اس کے ایک ایک حرف کی تلاوت پر دس دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔

حدیث مبارکہ ہے۔

زینوالقران باصواتکم

(سنن ابوداؤد۔ استحباب الترتیل فی القرأت، حدیث نمبر 1256)

اپنی آواز سے قرآن کو مزین کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015ء میں احباب جماعت کو قرآن کریم بہترین طریق پر ترتیل کے ساتھ پڑھنے کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔

''قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کر سکتے یا مشکل ہیں۔ قرآن کریم کو پڑھنا ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے۔ بلکہ تلاوت کی طرف ہر احمدی کی روزانہ توجہ ہونی چاہئے۔ ہاں یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہو سکے، کی جائے۔ اور پھر اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔''

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 21 اگست 2015ء، صفحہ 6)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو تجوید کے اصولوں کے مطابق پڑھنے، اُس پر غور وفکر اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2017ء: مستورات کے جلسہ گاہ کی روداد

محترمہ فرخ دلدار احمد صاحبہ

خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے سائے میں جماعت احمدیہ کینیڈا کا اکتالیسواں جلسہ سالانہ امسال بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار مورخہ 7 تا 9 جولائی 2017ء انٹرنیشنل سینٹر مسی ساگا میں بہت کامیابی کے ساتھ دعاؤں، ذکرِ الٰہی اور مومنانہ اخوت کی فضا میں منعقد ہوا۔

اس جلسہ میں 35 ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور 20,260 افراد نے شمولیت کی۔ جب کہ خواتین کی تعداد 10,115 تھی۔

اس جلسہ میں 3,435 کارکنان نے رضا کارانہ خدمات سر انجام دیں جن میں سے 1,610 خواتین کارکنات شامل تھیں۔

اس دفعہ انتظامات میں جو تبدیلیاں کی گئیں، اُن کے بہت اچھے نتائج رہے۔ منظم پارکنگ اور سینئرز کے لئے گولف کارٹس کا انتظام بہت اچھا رہا۔ نہایت عمدہ اور موزوں تقاریر آج کل کے حالات کے مطابق اور نئی نسل کے تربیتی اور تعلیمی پہلو کو مدّ نظر رکھ کر تیار کی گئیں۔

جمعہ کے روز جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد بیت الاسلام میں تہجد ادا کی گئی اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ امریکہ کے مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اظہر حنیف صاحب نمائندہ مرکز نے خطبہ جمعہ ''خلافت'' کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔

جلسہ سالانہ کا دوسرا دن

کاروائی جلسہ برائے خواتین 8 جولائی 2017ء

اجلاس کی صدارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی محترمہ امتہ الجمیل بیگم صاحبہ سلمہا ربہا نے کی۔ اُن کے ساتھ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ اور محترمہ امتہ اللطیف ملک صاحبہ بیگم مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا تشریف فرما تھیں۔

اجلاس کی کاروائی پونے چار بجے محترمہ مدیحہ ناصر صاحبہ کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ اُنہوں نے سورۃ لقمان کی آیات 13 سے 20 تک کی تلاوت کی جن کا اُردو ترجمہ محترمہ مناہل چوہدری صاحبہ نے اور انگریزی ترجمہ محترمہ ماریہ اقبال صاحبہ نے کیا۔

اُس کے بعد محترمہ سمیرا غضنفر صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام پڑھ کر سنایا۔

میرے مولیٰ میری یہ اک دُعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے

عزیزہ نے حضور کے بچّوں کی آمین پر یہ نظم ایک نئے اور خوبصورت انداز میں پڑھی۔ جس کا انگریزی ترجمہ محترمہ شاذرا احمد صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔

تقریب تعلیمی ایوارڈز و اسناد

اس کے فوراً بعد محترمہ ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے 32 طالبات کے ایوارڈز کا اعلان کیا۔ جو محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ نے ان سب میں تقسیم کئے۔ اُن طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

لبنیٰ ندیم، نورالعین، فرحانہ فاروق، شمائلہ احمد، سمیہ ملک، عائشہ منور، عمارہ احمد، نتاشا رحمان، صدف راشد، نصرت پھول، نعمانہ خان، ماہ رخ، ماہ نور خان، زوبیہ شہاب، زوہا فہیم، باسمہ شیخ، سجیلہ ندرت، عائشہ سلمان، حینہ ملومو، ماریہ محمود، مدیحہ انجم، والیہ خورشید، سدرہ وسیم، انم یا انعم شاہ، ماریہ شعیب پاشا، سدرہ احمد، زارا احمد، قرۃ العین، نائلہ چوہدری، لبنیٰ مجید، ندا رشید اور زونیرہ Zonera شریف۔

سلسلہ تقاریر

اس کاروائی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس سلسلہ کی پہلی تقریر سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ کی ''صحابیاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ رسولؐ'' کے موضوع پر تھی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام کی قدیم تاریخ ہمارے سامنے مسلمان عورت کا بہترین مقام پیش کرتی ہے اور صحابیاتِ رسول اللہ علیہ وسلم اُن تمام حیثیات کی جامع ہیں۔ ہمارے لئے اُن کے اخلاقِ حسنہ بہترین نمونہ بن سکتے ہیں۔ اسی موضوع کو اپنی تقریر کا عنوان بناتے ہوئے فاضل مقررہ نے تاریخ اسلام کے تمام حسین ورق ہمارے سامنے رکھتے ہوئے صحابیاتِ رسول اللہ علیہ وسلم کا ذکر ایک نہایت خوبصورت اور دلنشین انداز میں پیش کیا جو کسی طرح بھی اصحاب رسولؐ سے قربانیوں میں کم نہیں رہیں۔ صحابیاتِ رسولؐ وہ شجرہ طیبہ ہیں جنہوں نے اپنے ایمان کے درخت کو اعمالِ صالحہ سے پروان چڑھایا۔ انہوں نے حضرت سمیہؓ، حضرت ام عمارہؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ، حضرت امّ سلیمؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت اُمّ ایمنؓ، حضرت صفیہ بنت عبدالمطلبؓ جیسی صحابیات کی قربانیوں اور اُن کے نتیجے میں اُن کو رسول اللہ ﷺ سے ملنے والی بشارات کا ذکر کیا۔ نیز آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن صحابیاتؓ کے بارہ میں ذکر کر کے فرمایا کہ آج آپ بھی اس زمانے کے امام کو ماننے والیاں ہیں۔ کیا آپ میں صحابیات کا رنگ پایا جاتا ہے یا آپ بھی اپنی اولادوں کی اُسی رنگ میں تربیت کر رہی ہیں؟ چنانچہ حُبّ رسول کا تقاضا ہے کہ ہم سب رسول اللہ ﷺ کے شمائل حسنہ کو اختیار کر کے اپنی زندگیاں محبتِ رسول اور اطاعتِ رسول میں اسی طرح گزاریں۔ آمین

دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر امتہ القدوس فرحت صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے انگریزی میں Respect your children and cultivate in them best of manners. یعنی تربیت اولاد کے موضوع پر کی۔

انہوں نے کہا کہ بچوں کو اچھے اخلاق و اقدار سکھانا اپنے مستقبل کا تحفظ کرنا ہے۔ بچے میں اچھے اخلاق پیدا کرنے کے لئے

پہلے سات سال بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کا اپنا نمونہ اچھا ہو اور سرزنش کی بجائے دعا پر زور دیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ بچوں کی تکریم کرنا اسلام کی نمایاں تعلیم ہے۔ اُنہوں نے بچوں میں اعلیٰ اخلاق و عادات کی نگرانی اور انٹرنیٹ اور سیل فون کی نگرانی پر بہت زور دیا۔ نیز عبادات، مالی قربانی اور چندوں کی اہمیت، نیکی اور تقویٰ کے اوصاف پیدا کرنے کے لئے مساعی کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نیک اولاد کو صدقہ جاریہ فرمایا ہے۔

قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات

اس تقریر کے بعد محترمہ سبین احمد صاحبہ نومبائع نے اپنی قبولِ احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

عربی قصیدہ

بعد ازاں محترمہ امان اللہ البراقی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ (القصائد الاحمدیہ صفحہ 107-105) سے خالص عربی لہجے اور ترنم میں پیش کیا۔ دل کی گہرائیوں میں اُترنے والی یہ عربی لَے ماحول میں عجب سرور پیدا کر رہی تھی۔

اس قصیدہ کا اُردو ترجمہ محترمہ مریم بٹ صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری تربیت محترمہ ڈاکٹر نورین سہیل صاحبہ نے انگریزی میں Modesty is part of faith یعنی الحیاءُ من الایمان کے موضوع پر تقریر کی۔

اُنہوں نے کہا کہ آج جب کہ ایک طرف ٹیکنالوجی اپنی انتہاؤں کو چُھو رہی ہے تو دوسری طرف مذہب سے دوری، منشیات پر قانونی تحفظ، سوشل میڈیا کی نئی نسل میں شرم وحیا کے تصور کو کلیۃً ختم کرنے کی کوششیں بھی اپنے عروج پر ہیں۔ ان حالات میں ان دونوں انتہاؤں کے درمیان میں ہمیں اپنی اسلامی اقدار پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے۔ اُنہوں نے عورتوں کو مارکیٹنگ کی دُنیا کا ہتھیار بننے سے روکا اور قرآن وحدیث، شرائط بیعت، خلفاء کی نصائح کے ساتھ ساتھ مختلف مثالوں سے سادگی، پردہ، حیا اور عصمت کے تحفظ اور اسلامی اقدار کو اختیار کرنے پر بہت زور دیا۔

اس اجلاس کی آخری تقریر نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امتہ السلام صاحبہ کی توکل الی اللہ کے موضوع پر تھی۔ آپ نے اردو اور انگریزی میں تقریر کی۔ انہوں نے کہا کہ توکل کے معنی سُپرد کر دینے کے ہیں۔ یعنی انسان اپنی حتی المقدور محنت، کوشش اور دعا کو اپنی انتہا تک پہنچانے کے بعد نتیجہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دے تو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی کامیابی کا ذمہ دار بن جاتا ہے۔ اُنہوں نے اس کی وضاحت میں سیرت رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی زندگیوں سے توکل علی اللہ کے کچھ ایمان افروز واقعات پیش کئے۔ اس کے علاوہ حضرت ہاجرہؓ، حضرت ابرہیمؑ، حضرت مریمؑ، حضرت خدیجہؓ، حضرت اماں جانؓ اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خانؓ کی والدہ کے توکل کی مثالیں پیش کیں۔ نیز احمدی خواتین کا اپنے بچوں کو وقفِ نو میں پیش کرنا اور اپنے زیورات اور اموال کو خدا کی راہ میں پیش کر دینے کو بھی توکل علی اللہ کی اعلیٰ مثالیں قرار دیا۔

اس کے ساتھ ہی خواتین کے اجلاس کی کاروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

اس کے بعد جلسہ کی آخری تقریر ڈاکٹر فہیم یونس صاحب نائب امیر امریکہ کی مردانہ جلسہ گاہ سے براہ راست نشر ہوئی۔ جو کہ تمام سامعات میں بہت پسند کی گئی کیونکہ اُن کا اندازِ بیان اور موضوع دونوں ہی دل پر اثر کرنے والے تھے۔

یاد رہے کہ جلسہ سالانہ کی باقی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر ہوتی رہی۔

مستورات کے جلسہ گاہ کے مختلف شعبہ جات

☆ شعبہ ضیافت میں 350 رضا کاروں نے 4 سٹیشنز پر سہولت سے کھانا تقسیم کیا۔ اس دفعہ بزرگ خواتین کے لئے علیحدہ انتظام کے ساتھ انٹرنیشنل سینٹر میں غیر احمدی اور خاندانِ مسیح موعود کی خواتین کے لئے علیحدہ ہال تھا جہاں ان کے لئے کھانا مہیا کیا جاتا رہا۔ مزیدار اور گرم چائے ہر وقت مہیا کی جاتی رہی تھی۔ خواتین کے ہجوم کے باوجود کھانے کے دوران ہر طرح کا نظم وضبط دیکھنے میں آیا۔ حسب معمول ضیافت ہال میں دوسرے سٹالز بھی لگائے گئے جہاں ہمیشہ کی طرح قلفی کی فروخت سب سے زیادہ ہوئی۔

☆ شعبہ تبلیغ میں 94 مہمان خواتین تشریف لائیں۔ جہاں رضا کاروں نے 3 ٹیموں کے تحت اُن کا انتظام سنبھالے رکھا۔ ایک ٹیم اُن کو نمائش دکھانے کے بعد ڈائننگ ہال میں ساتھ لے جاتی رہی۔ 6 مہمانوں کے انٹرویو بھی ریکارڈ کئے گئے۔ ہماری ہر دلعزیز وکیل لیزا Lisa Rosenblatt بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کافی دیر تشریف فرما رہیں۔

☆ لجنہ میڈیا نے CBC ریڈیو اور TV CP 24 کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ احمدی خواتین دنیا بھر میں اپنے جلسوں کا انتظام، تعلیمی اور تربیتی پروگرام خود ترتیب دیتی ہیں اور اُن کے حقوق و فرائض کو خوب اچھی طرح سمجھتی ہیں۔ بیرونی رپورٹرز کو جلسہ گاہ اور نمائش دکھائی گئی۔ اس کے علاوہ لجنہ میڈیا نے ٹوئیٹر زاور انسٹاگرام پر اپنے اکاؤنٹس @medialajna اور media lajna بنائے۔ جہاں سے براہ راست پروگرام نشر کرنے کے علاوہ نومبائعات اور شام سے آئی ہوئی خواتین سے باتیں بھی ہوئیں۔

☆ شعبہ آڈیو وڈیو کے تحت مرکزی و چلڈرن ہال میں کارکردگی تسلی بخش رہی۔ جلسہ کی ریکارڈنگ بھی MTA کے لئے کی گئی۔ اور یوٹیوب پر بھی دکھائی گئی۔

☆ شعبہ ٹرانسلیشن میں 323 افراد کو ہیڈ سیٹ مہیا کئے گئے اور بہت سے wifi کنکشن بھی دیئے گئے۔ wifi کنکشن اس قدر اچھا تھا کہ جلسہ گاہ میں خواتین 5 زبانوں میں براہِ راست سیل فون پر ترجمہ سن سکتی تھیں۔ اس دفعہ 5 زبانوں میں براہ راست ترجمہ پیش کرنا ایک بڑا چیلنج تھا جو خدا کے فضل سے آسانی سے پورا ہوا۔

☆ شعبہ صفائی کے لئے 100 رضا کار 12 واش رومز میں انتہائی جانفشانی سے فرائض سرانجام دیتی رہیں جب کہ ناظمہ صاحبہ ذاتی طور پر ہر طرف جا کر صفائی کا جائزہ لیتی اور مدد کرتی رہیں۔

☆ فرسٹ ایڈ ٹیم مرکزی اور چلڈرن ایریا میں مستعدی سے فرائض سرانجام دے رہی تھی اور ہومیوپیتھی کے دونوں، بہت مصروف سٹال عام دواؤں کے ساتھ ریڈی ایشن کی دوا بھی تقسیم کر رہے تھے۔

☆ 205 خواتین رشتہ ناطہ کے سٹال پر بھی تشریف لائیں اور معلومات حاصل کیں۔

☆ اندرونی و بیرونی سیکیورٹی کا انتظام، خواتین کے ہجوم کے باوجود بہت منظم تھا، رجسٹریشن، نظم وضبط، خدمتِ خلق، عائشہ اکیڈمی، شعبہ گم شدہ اشیاء Lost & Found کی کارکردگی تسلی بخش رہی۔

☆ بک سٹال پر اس دفعہ بہت سی نئی کتابیں رکھی گئیں جو whatsApp پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ جب کہ 900 کتابیں فروخت ہوئیں۔

چلڈرن ایریا

چلڈرن ہال مستورات کے جلسہ گاہ کی ایک دوسری دُنیا ہے۔

(باقی صفحہ 30)

میری پیاری والدہ محترمہ سعیدہ رفیق ورک صاحبہ کا مختصر ذکر خیر

مکرم اطہر ورک صاحب، پیس ویلج

میری پیاری والدہ محترمہ سعیدہ رفیق ورک، جو مورخہ 9 جنوری 2017 کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہوگئیں۔ آپ قادیان کے قریب موضع کلو سوہل میں 1940ء میں پیدا ہوئیں۔ ہمارے نانا جان مرحوم کا نام ماسٹر حسن محمد تھا جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں استاد تھے۔ ہجرت کے بعد سکول چنیوٹ آیا تو کچھ عرصہ کے بعد ملازمت سے ریٹائر ہوئے اور پھر ربوہ رہائش اختیار کر لی۔ میری والدہ مرحومہ کی تعلیم نصرت گرلز ہائی سکول اور بعد میں جامعہ نصرت فار ویمن میں ہوئی۔ تعلیم کے دوران حضرت مریم صدیقہ المعروف چھوٹی آپا کی شاگرد ہونے کا اعزاز بھی حاصل کیا اور اس خوش بختی پر ان کو بڑا فخر تھا۔ ایم۔اے عربی تعلیم الاسلام کالج سے کیا۔ ملازمت کوہ نور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں کی جو فیصل آباد کا بہترین سکول تھا۔ وہیں سے سینئر ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے سبک دوش ہوئیں۔ بتایا کرتی تھیں کہ جب وہ ملازمت کے انٹرویو کے لئے گئیں تو معلوم ہوا کہ ممبران کمیٹی احمدیوں کے مخالف ہیں۔ چنانچہ میری باری سب سے آخر میں آئی جس سے میں یہی سمجھی کہ اب انہوں نے جس کی سلیکشن کرنی تھی کر لی ہوگی اور مجھے صرف خانہ پری کے لئے بلایا ہے۔ مگر جب میں پیش ہوئی تو مجھے کوئی سوال پوچھے بغیر ہی کہہ دیا کہ آپ اپنا appointment letter دفتر سے لے لیں۔ ہم آپ کے تعلیمی نتائج سے مطمئن ہیں۔ جیسا کہ پاکستان کا ماحول ہے ان کے سکول میں بعض متعصب ٹیچرز تھیں مگر ان کی ہیڈ مسٹریس مسز صدیقی مرحومہ ہمیشہ ان کی ڈھال بن کر رہیں۔ ان سے سگی بہنوں جیسا تعلق تھا۔ ان کے اعلیٰ اخلاق اور حسن سلوک کی وجہ سے ان کی شاگرد لڑکیاں اور ان کے والدین ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد میرے پاس کینیڈا تشریف لے آئیں۔ اور چند سال مجھے بھی ان کی خدمت کا موقع مل گیا۔

میرے نانا جان ایک متقی اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرتے اور اپنی اولاد کو بھی وفا کے ساتھ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔ پانچ فرض نمازوں کے علاوہ اشراق اور تہجد کے بھی پابند تھے۔ جب ربوہ میں مکان خریدنے کا وقت آیا تو ان کی اولین ترجیح یہ تھی کہ مکان مسجد کے قریب ہونا چاہئیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری فرمائی اور ان کے گھر سے ایک نہیں بلکہ تین مساجد چند منٹ کے فاصلہ پر تھیں۔

میری والدہ مرحومہ بھی صوم وصلوٰۃ کی اس قدر پابند تھیں کہ کینیڈا آ کر بھی بڑھاپے اور جسمانی کمزوری کے باوجود کوشش کرتی تھیں کہ مسجد بیت الاسلام پیس ویلج میں ہی جا کر نمازیں ادا کریں۔ جس روز شام کو ان کی اچانک وفات ہوئی اس روز بھی نماز ظہر مسجد بیت الاسلام میں ادا کی۔

میری والدہ صاحبہ بتایا کرتی تھیں کہ ان کی شادی کا فیصلہ کرنے سے پہلے ہمارے نانا جان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی خدمت میں بذریعہ خط عرض کیا کہ میری بیٹی کا رشتہ میرے بھانجے سے زیر تجویز ہے جو اپنے گھر سے پہلا نو احمدی ہے۔ ان کا باقی خاندان احمدی نہیں ہے۔ اس پر حضور رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ رشتہ ضرور کریں۔ اس رشتہ سے اس خاندان میں احمدیت کا نفوذ ہوگا۔ الحمدللہ کہ حضور رحمہ اللہ کی زبان بابرکت ثابت ہوئی اور میری والدہ محترمہ کی تبلیغ اور حسن سلوک کی بدولت ہمارے خاندان میں ان کی زندگی میں 23 افراد بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

والدہ صاحبہ کو قران کریم پڑھنے اور پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ اس کارِ خیر میں احمدی اور غیر احمدی میں کوئی تفریق نہ کرتی تھیں۔ وفات سے چند روز قبل اس بات کا ذکر کر کے بتایا کہ انہوں نے 29 بچوں کو ناظرہ قرآن کریم پڑھایا ہے۔ ہماری والدہ پر جہاں اللہ تعالیٰ نے بے شمار احسانات فرمائے، وہاں ان کو ایک کڑے امتحان سے بھی گزارا جب میرا بڑا بھائی عاصم رفیق جس کی عمر 23 سال تھی اور اس کی شادی کے لئے رشتہ تلاش کیا جا رہا تھا کہ اچانک بقضائے الٰہی فوت ہوگیا۔ مگر میری والدہ نے اللہ تعالیٰ کے فیصلہ کو نہایت صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کیا۔

اپنے بھائی یعنی میرے ماموں محترم پروفیسر حمید احمد کے ساتھ تو بے حد پیار تھا ہی، اپنے سسرالی رشتہ داروں سے جن میں سے بہت سے غیر احمدی بھی تھے بڑے احترام اور الفت کا سلوک کرتی تھیں اور حسب ضرورت وتوفیق ان کی مالی مدد بھی گاہے بگاہے کرتی تھیں۔ اپنی بڑی بہن خالہ حمیدہ بیگم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اپنی اولاد کی طرح خیال رکھا۔ اور وہ بھی ان کے ساتھ ماں جیسا پیار کرتے تھے۔

فیصل آباد میں ایک خاتون نے بیس سال تک ہمارے گھر میں کام کیا۔ جب وہ ہماری ملازمت ختم کر کے جانے لگی تو میری والدہ صاحبہ نے انہیں کہا کہ تم نے بیس سال میری خدمت کی ہے اس کے عوض میں تا حیات تمہارا وظیفہ لگا رہی ہوں۔ کینیڈا آ کر بھی اس کو یہ رقم باقاعدگی سے بھجواتی رہیں۔ والدہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور وصیت کا حساب کتاب بڑی باقاعدگی سے رکھتی تھیں۔ ایم ٹی اے بڑے ذوق وشوق اور باقاعدگی سے دیکھتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات باقاعدگی سے نہ سننا تو ان کے نزدیک گناہ کا درجہ رکھتا تھا۔ دو دفعہ قادیان کے اور چار مرتبہ لندن کے جلسوں میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہی دعا کرتیں کہ یا اللہ محتاجی کی زندگی سے بچائیو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی دعا قبول فرمائی اور سینے میں درد کے ساتھ چند منٹوں میں سکون کے ساتھ اپنی جان جانِ آفرین کے حضور پیش کردی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(باقی صفحہ 30)

بقیہ از خلافت، ہستی باری تعالیٰ کی فعلی شہادت

سامعین کرام!

آپ نے دیکھا کہ گزشتہ سوا سو سال میں یہ حقیقت بار بار دنیا کے سامنے لائی گئی اور اللہ تعالیٰ نے اس نشان کو بار بار تازہ کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف یا آپؑ کی خلافت کے مخالف قائم ہو کر کوئی نام نہاد روحانی سلسلہ پنپ نہیں سکا۔ وہ ہمیشہ سرِ عام اور سرِ بام ناکام و نامراد برباد اور رسوا ہوا ہے۔

یہ ایک ایسی الٰہی تقدیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قیامت تک کے لئے خلافت کے قیام کے ساتھ جاری ہو چکی ہے۔ اب یہ ہے تقدیر الٰہی جو دنیا کی بقا، دین کی ترقی، اسلام کے استحکام اور انسان کے ارتقاء کی ضامن ہے۔ ''لَا وَلِیَّ بَعْدِی اِلَّا الَّذِیْ ھُوَ مِنِّی وَ عَلٰی عَھْدِیْ'' کہ اب میرے بعد کوئی ولی نہیں بجز اس کے جو میرا ہو اور میرے عہد پر ہو۔ اسی عہد اور اسی تقدیر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''تم خوب یاد رکھو۔ کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (یہ ترقیات روحانی ہوں، عددی ہوں، تبلیغی ہوں یا تربیتی، مالی ہوں یا نفوس کی، خلافت سے ہی وابستہ ہیں) فرمایا: تم خوب یاد رکھو۔ کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا۔ اور اسے قائم نہ رکھا۔ وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے۔ اور اسے قائم رکھو گے۔ تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔'' (حقائق القرآن۔ سورۃ النور۔ صفحہ 73)

پس یہ وقت ہے ایک عہد کرنے کا۔ اللہ تعالیٰ سے ایک اقرار کرنے کا ایک میثاق باندھنے کا، آیئے اب ہم حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز سے، ہم آہنگ ہو کر یہ عہد کرتے ہیں کہ

''ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدّ و جہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے''۔

اے اللہ! ہمیں یہ عہد نبھانے کی توفیق عطا فرما تا ہم تیرا چہرہ ہر دور میں اور ہر وقت دیکھتے رہیں۔ آمین اللّٰھم آمین

بقیہ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

ایک طالب علم نے سوال کیا۔ یہ طریق صرف تب استعمال ہو سکتے ہیں جب پلانٹ بند ہے۔ جب پلانٹ چل رہا ہے، پھر بھی خدشہ ہے کہ کہیں کوئی شگاف پھٹ جائے۔ کوئی ایسا طریق ہے کہ پلانٹ کے چلتے ہوئے یہ پائپ مانیٹر کیے جائیں؟

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ وہی تو وہ ریسرچ کر رہا ہے۔ early diagnose کا مطلب کیا ہے؟ یہی کہ جلدی پتہ لگایا جا سکے کہ خطرہ کہاں ہے۔ یہی ان کا سوال ہے، اسی پر وہ بات کر رہے ہیں۔

موصوف پریزنٹر نے عرض کیا۔ ہم نے ایک pipeline detection gauge بنائی تھی۔ وہ live کام بھی کر سکتی ہے۔ اس کے اندر GPS بھی ہے جو بتا دیتا ہے کہ شگاف کہاں پیدا ہوا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ تو پھر اس کو ٹھیک کیسے کیا جائے گا؟ وہ سوال کر رہے ہیں کہ چلتے چلتے ٹھیک کرو؟

اس پر موصوف پریزنٹر نے کہا۔ یہ صرف ایک detect کرنے کا طریقہ ہے۔ پھر اگر خدشہ کا پتہ لگ جائے تو پلانٹ کو بند کر دیا جائے۔

طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ آخر پر حضور انور نے طلباء کو جو قلم عطا فرمانے تھے۔ حضور انور نے اپنے ہاتھ میں لے کر برکت بخشی اور فرمایا نماز کے بعد طلباء میں تقسیم کر دیں۔ طلباء کی تعداد 175 تھی۔

بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

باقی آئندہ

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 30 دسمبر 2016ء)

بقیہ از جلسہ گاہ مستورات کی روداد

جہاں بچّوں اور اُن کی ماؤں کے لئے برابر انتظامات کئے جاتے ہیں۔ ماؤں کے لئے مرکزی ہال کی طرح یہاں ہر سہولت مہیا کی جاتی ہے اور اُس کے ساتھ بچّوں کی لائبریری، ایکٹویٹی بکس اور گیمز کے علاوہ بچّوں کا اپنا فوڈ کورٹ، دودھ اور پانی کی سپلائی کے سٹیشن لگائے جاتے ہیں۔ نیز یہاں بچّوں کا اپنا بازار سجایا جاتا ہے جہاں کاٹن کینڈی، قلفی، ڈرنکس اور چپس وغیرہ کے سٹال ہوتے ہیں۔ بچّوں کے strollers کے لئے علیحدہ جگہ مخصوص کی جاتی ہے۔ اسی طرح ماؤں کی سہولت کے لئے معاون رضا کاروں کی ایک ٹیم اُن کے بچّوں کی ہر ممکن مدد کرتی ہے۔

الغرض تمام بہنیں امامِ وقت کے سائبان تلے یہ تین انمول دن بے شمار روحانی فوائد لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ الحمدللہ۔ بے شک ان ایمان افروز تقاریر اور روحانی اجتماع سے روحوں کو ایک جلا ملی اور لوگ باہمی اخوت و محبت کے ساتھ ایک دوسرے سے اگلے سال تک کے لئے رُخصت ہوئے کہ:

جَلو میں اپنے اَلوہی بشارتیں لے کر
مسیحِ وقت کی فرمودہ برکتیں لے کر
بہ فضلِ ایزدی لاکھوں ارادتیں لے کر
سجی یہ بزمِ تمنّا سعادتیں لے کر

کہ ہم میں ہر کوئی اس بزم کا ہے دیوانہ
اسی کو کہتے ہیں ہم لوگ جلسہ سالانہ

بقیہ از میری والدہ محترمہ سعیدہ رفیق ورک صاحبہ

میری والدہ صاحبہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کے لئے نیشنل امیر جماعت احمدیہ کینیڈا محترم ملک لال خاں صاحب اور ممبران مجلس عاملہ کے علاوہ متعدد خواتین و حضرات ہمارے گھر تشریف لائے۔ چونکہ میرے ماموں پروفیسر حمید احمد صاحب بھی اس موقع پر جرمنی سے آئے ہوئے تھے اس لئے ان کے بہت سے احمدی اور غیر از جماعت دوست بھی تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے۔ میرے والد محترم محمد رفیق ورک، میری ہمشیرہ بشریٰ عطاء اور راقم الحروف اطہر رفیق ان تمام احباب کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری پیاری والدہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے، ان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم معین الدین صاحب

17 اگست 2017ء کو محترم معین الدین صاحب ابن مکرم بشیر الدین صاحب بھاگل پوری مرحوم، برایمپٹن جماعت 85 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

18 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مبارک احمد نذیر صاحب مشنری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 19 اگست کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ندیم احمد خاں صاحب مشنری برایمپٹن نے دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحوم موصی تھے۔ پیشہ کے لحاظ سے Geologist تھے۔ آپ کا صوبہ بہار کے ایک مخلص گھرانہ سے تعلق تھا۔ نیک، صالح، مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ حمدہ مبارکہ صاحبہ، ایک بیٹا مکرم شاہد احمد صاحب کے علاوہ چھ بھائی مکرم میجر زین العابدین صاحب، مکرم ضیاء الدین صاحب، مکرم ناصر الدین صاحب امریکہ، مکرم مصباح الدین صاحب، مکرم رفیع الدین صاحب کراچی اور تین بہنیں محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ، محترمہ نادرہ بیگم صاحبہ اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ ملٹن جماعت یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کے رشتہ میں چچا تھے۔

مکرم شاہد احمد صاحب جنرل سیکرٹری آفس کینیڈا کے ایک پرانے اور مخلص رضا کار ہیں۔ ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب

23 اگست 2017ء کو مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب، نیو مارکیٹ جماعت 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

25 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 26 اگست کو برایمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحوم کو پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے جماعت احمدیہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ آپ نے اپنی اہلیہ مرحومہ کی علالت کے دوران ایک لمبا عرصہ بڑے اخلاص کے ساتھ خدمت کی جو قابل رشک تھی۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم ڈاکٹر سعادت احمد خاں صاحب امریکہ، تین بیٹیاں محترمہ ڈاکٹر خولہ احسن صاحبہ اہلیہ مکرم احسن سلیمان صاحب نیو مارکیٹ، ڈاکٹر سعدیہ اعتزاز صاحبہ اہلیہ مکرم اعتزاز احمد صاحب برایمپٹن، محترمہ ڈاکٹر ریحانہ ابرار صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ابرار احمد صاحب پاکستان، ایک بھائی مکرم ارشاد احمد ملک صاحب جرمنی، دو بہنیں محترمہ نصرت احمد صاحبہ امریکہ، محترمہ رفیقہ احمد صاحبہ جرمنی اور ہمزلف مکرم عبدالمتین خاں صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس یادگار چھوڑے ہیں۔ ادارہ اس سانحہ کے موقع پر مرحوم کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم شیخ محمد شفیع صاحب

2 ستمبر 2017ء کو مکرم شیخ محمد شفیع صاحب، ویسٹن جماعت 90 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

4 ستمبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بارش کے باوجود کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

اور اگلے روز 5 ستمبر کو برایمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ندیم احمد خاں صاحب نے دعا کروائی۔

مرحوم نہایت مخلص، نیک، صالح اور دعا گو بزرگ تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم انور احمد صاحب، مکرم منور احمد صاحب، ٹورانٹو، مکرم تنویر احمد صاحب بریمپٹن، مکرم طارق احمد صاحب یوکے، تین بیٹیاں محترمہ شبانہ الطاف صاحبہ ویسٹن، محترمہ راضیہ یونس صاحبہ بریمپٹن، محترمہ بشریٰ منصور صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد برکی صاحب ٹورانٹو یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ مکرم مبارک احمد ناصرؔ صاحب

7 ستمبر 2017ء کو مکرم مبارک احمد ناصرؔ صاحب، ونڈسر جماعت 67 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

8 ستمبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اسی روز نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

مرحوم ایک مخلص داعی الی اللہ تھے۔ ان کے ذریعہ بعض عرب دوستوں نے احمدیت قبول کی۔ جماعت احمدیہ ونڈسر کے گیارہ سال صدر رہے۔ ٹورانٹو میں بھی اپنے حلقہ کے صدر تھے اور بیت الاسلام مشن ہاؤس میں بطور سیکرٹری خدمات انجام دیں۔ ونڈسر یونی ورسٹی میں باہر سے آئے ہوئے احمدی طلباء سے رابطہ رکھتے، ان کا خیال رکھتے۔ گھر بلا کر مہمان نوازی اور خاطر مدارت کرتے۔ بڑے خوش مزاج اور باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شاہین ناصر صاحبہ، ایک بیٹا مکرم تیمور ناصر صاحب امریکہ، دو بیٹیاں محترمہ فرح خاں صاحبہ اہلیہ مکرم ندیم احمد خاں صاحب، محترمہ صبا ناصر صاحبہ، والد محترم چوہدری نذیر احمد صاحب رضا کار بیت الاسلام مشن ہاؤس، تین بہنیں محترمہ شفقت سلطانہ صاحبہ ربوہ، محترمہ رفعت ناصر صاحبہ جرمنی اور محترمہ زاہدہ نذیر صاحبہ ملائیشیا یادگار چھوڑی ہیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مکرم مبارک احمد ناصرؔ صاحب کے تمام اعزا و اقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

☆ مکرم محمد یعقوب ورک صاحب

7 ستمبر 2017ء کو مکرم محمد یعقوب ورک صاحب، ویسٹن جماعت 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم ایک مخلص اور نیک احمدی تھے۔ خلافت سے بہت محبت تھی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ریاض بی بی صاحبہ، ایک بیٹا مکرم وقاص یعقوب صاحب، تین بیٹیاں محترمہ انعم یعقوب صاحبہ، محترمہ سونیا خاں صاحبہ اہلیہ مکرم صہیب خاں صاحب ہملٹن، محترمہ امینہ یعقوب صاحبہ پاکستان، دو بہنیں محترمہ نصرت بی بی صاحبہ پاکستان، محترمہ مسرت خاں صاحبہ ہملٹن، ایک بہنوئی مکرم سہیل خاں صاحب ہملٹن یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ

12 ستمبر 2017ء کو محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ، بریمپٹن جماعت 71 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ ایک مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے گہری وابستگی تھی۔ آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم طاہر محمود صاحب جرمنی، مکرم ناصر محمود صاحب بریمپٹن، مکرم طارق محمود صاحب یوکے، مکرم اعظم محمود صاحب جرمنی اور دو بیٹیاں محترمہ طاہرہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم عتیق احمد صاحب ریگسڈیل اور محترمہ حمیرہ نسیم صاحبہ Belgium یادگار چھوڑے ہیں۔

15 ستمبر 2017ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب، مشنری مسس ساگا نے مکرم محمد یعقوب ورک صاحب اور محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ کی نماز جنازہ پڑھائیں۔

اور اسی روز بریمپٹن میموریل قبرستان میں مکرم محمد یعقوب ورک صاحب کی تدفین کے بعد مکرم مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

جب کہ اگلے روز 16 ستمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ کی تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد عابد صاحب نے دعا کروائی۔

نماز جنازہ غائب

25 اگست 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم پروفیسر مبشر احمد صاحب کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم عثمان غنی صاحب

28 جولائی 2017ء کو مکرم عثمان غنی صاحب ربوہ میں 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ آپ، مکرم سعید احمد طاہر صاحب وڈبرج اور محترمہ نصیرہ ذکا صاحبہ بریمپٹن کے والد تھے۔ مکرم عصمت اللہ صابر صاحب مؤذن مسجد بیت الاسلام کے بہنوئی تھے۔ مرحوم کے اور بھی عزیز واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم مبارک احمد بٹ صاحب

4 اگست 2017ء کو مکرم مبارک احمد بٹ صاحب ربوہ میں 88 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ مرحوم کینیڈا میں ایک عرصہ تک مقیم رہے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ آپ کا تعلق صحابہ کے خاندان سے تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ربوہ کے علاوہ چار بیٹے مکرم منصور احمد بٹ صاحب پیس ویلیج ساؤتھ، مکرم مظفر احمد بٹ صاحب لندن، مکرم نصیر احمد بٹ صاحب جرمنی، مکرم منیر احمد بٹ صاحب نیویارک اور تین بیٹیاں محترمہ نصیرہ افضل صاحبہ ربوہ، محترمہ منصورہ امجد صاحب لندن، محترمہ مقصودہ منیر صاحبہ جرمنی یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم عبدالقیوم قریشی صاحب

7 اگست 2017ء کو مکرم عبدالقیوم قریشی صاحب لندن میں 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 اگست کو وہیں پر دفن ہوئے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محبوب احمد صاحب، نارتھ یارک کے والد محترم تھے۔

☆ مکرم وسیم احمد ناصر صاحب

12 اگست 2017ء کو مکرم وسیم احمد ناصر صاحب، ربوہ میں 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مکرم عصمت اللہ صابر صاحب مؤذن مسجد بیت الاسلام کے چھوٹے بھائی تھے۔ مرحوم کے اور بھی عزیز واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب

13 اگست 2017ء کو مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب 77 سال کی عمر میں ہمبرگ، جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبدالاحد چوہدری صاحب مرحوم، بانی ڈائریکٹر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے صاحبزادے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

آپ، مکرم منیر احمد فرخ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد حال احمدیہ ابوڈآف پیس کے چھوٹے بھائی اور محترمہ امۃ المتین چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم سلطان جاوید چوہدری صاحب مارکھم کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم چوہدری فضل الٰہی طاہر صاحب

22 اگست 2017ء کو مکرم چوہدری فضل الٰہی طاہر صاحب، جرمنی میں 64 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

24 اگست 2017ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت السبوح جرمنی میں ان کا مختصر ذکر خیر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مرحوم کو فیصل آباد میں جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم چوہدری رحمت عثمان صاحب وان کے ماموں تھے۔

☆ مکرم بشیر احمد صاحب

24 اگست 2017ء کو مکرم بشیر احمد صاحب، ربوہ میں 70

سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
مرحوم، مکرم ظفر احمد صاحب فارمسٹ کے بڑے بھائی تھے۔

☆ مکرم ملک محمد خاں صاحب

6 جولائی 2017ء کو مکرم ملک محمد خاں صاحب ربوہ میں 95 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

20 جولائی 2017ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر کے احاطہ میں مکرم منور احمد صاحب ابن مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم الرفیلڈ یو کے کی نماز جنازہ کے ساتھ مکرم ملک محمد خاں صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

4 ستمبر 2017ء کو مکرم حافظ عطاء الوہاب صاحب نے مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم شیخ محمد شفیع صاحب کی نماز جنازہ کے ساتھ ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم نے فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1971ء میں فوج سے سبک دوش ہونے کے بعد حفاظت خاص کے عملہ میں شامل ہوئے۔ حضور نے مکرم ناصر احمد شیر بہادر کی وفات کے بعد انہیں افسر حفاظت مقرر فرمایا۔ 1986ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ ایک لمبا عرصہ دارالرحمت وسطی کے صدر رہے۔ نماز مسجد میں جا کر باجماعت ادا کرتے تھے۔ ہمدرد، خیرخواہ اور غریب پرور تھے۔ نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے والہانہ عقیدت و محبت تھی۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد صادق ناصر صاحب لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ کے والد محترم تھے۔ مکرم محمد یعقوب خاں صاحب سابق سیکرٹری اشاعت کینیڈا کے بڑے بھائی تھے، مرحوم کے اور بھی عزیز و اقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

☆ محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ

2 ستمبر 2017ء کو محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ 84 سال کی عمر میں کراچی میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

8 ستمبر 2017ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب، مشنری پیس ویلج نے مکرم مبارک احمد ناصر صاحب ونڈسر جماعت کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ مکرم مولانا سید شکیل احمد منیر صاحب، سابق امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا کی اہلیہ محترمہ تھیں اور لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی صدر تھیں۔ ابھی ایک ماہ قبل مکرم مولانا سید شکیل احمد صاحب وفات پاگئے تھے۔ مرحومہ محترمہ سیدہ امۃ النور داؤد صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی تائی جان تھیں۔

ادارہ اس افسوسناک سانحہ کے موقع پر مرحومہ کے تمام اعزا واقارب سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل دے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

لازمی چندوں کی ادائیگی

جماعت احمدیہ کینیڈا کا مالی سال 30 جون کو ختم ہو چکا ہے۔ تمام وہ افراد (مرد اور خواتین) جن کی کوئی بھی آمد ہے جیسے روزگار، تجارت، پارٹ ٹائم جاب، سوشل ویلفیئر، اولڈ ایج بینیفٹ، ایمپلائمنٹ انشورنس، پنشن، Disablity وغیرہ۔ ان کیلئے لازمی چندہ جات (چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ) باشرح ادا کرنا ضروری ہے۔

یاد رہے کہ لازمی چندہ جات کی تحریک خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جاری فرمائی ہے۔

بعض دوست جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ ہے یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

ہماری نوجوان نسل کے لئے زیادہ ضروری ہے کہ وہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بار بار توجہ دلا چکے ہیں کہ لازمی چندوں کو دوسرے چندوں اور تحریکات پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ سب سے پہلے لازمی چندوں کو باشرح ادا کریں۔

احباب جماعت اور خواتین سے گذارش ہے کہ اپنے لازمی چندوں کا جائزہ لیں اور اگر کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کمی کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ آپ کے نفوس اور اموال میں برکت ڈالے۔ آمین

خالد محمود نعیم
نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا

جلسہ یومِ خلافت۔ نیو مارکیٹ جماعت

جماعت احمدیہ نیو مارکیٹ نے 5 مئی 2017ء کو جلسہ خلافت منعقد کیا۔ جماعتِ احمدیہ عالمگیر کے لئے ماہ مئی اس لئے اہم ہے کہ خدائی پیشگوئیوں کے مطابق ایک دور کا اختتام اور دوسرے کا آغاز ہوا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات 26 مئی کو ہوئی اور قدرت ثانیہ کا ظہور یعنی خلافت کا آغاز 27 مئی 1908ء کو ہوا۔

مکرم رفیق احمد قمر صاحب ریجنل امیر نے اجلاس کی صدارت کی۔ پروگرام پونے آٹھ بجے شروع ہوا۔ مکرم سہیل قیصر صاحب نے سورۃ النور کی آیت نمبر 56 تلاوت کی بعدہ انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔ اردو ترجمہ مکرم نصر احمد صدیقی صاحب نے کیا۔ ان کے بعد مکرم مطیع الرحمان صاحب نے نظم ''اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے'' پڑھ کر سنائی۔ بعدہ سیکرٹری تربیت مکرم محمد آصف صدیقی نے ''خلافت کی برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم ریجنل امیر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کینیڈا کی 150 ویں سالگرہ کے حوالہ سے 50 مساجد کی تعمیر کے لئے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ اور حاضرین کے مختلف سوالوں کے جوابات بھی دیئے۔

مکرم رانا نذیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نیو مارکیٹ نے اپریل میں خدام اور اطفال کے سالانہ تعلیمی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے اُن میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو مکرم ریجنل امیر صاحب نے انعامات دئے۔

مکرم کامران احمد صاحب صدر جماعت نیو مارکیٹ نے مہمانِ خصوصی اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم مولانا ذیشان احمد گورایہ صاحب مشنری ریجائنا نے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ مجموعی حاضری 90 تھی۔ رات دس بجے بخیر وخوبی یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔